بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ——— (سورۃ لقمٰن آیت ۱۵)

ترجمہ: اور ان لوگوں کی راہ چل جو میری طرف رجوع ہو گئے

ایں سخنہا را وصیتہا شمر | کہ پدر گوید دراں دم با پسر

اردو ترجمہ

رسالہ محبوب العارفین وسیلۃ الطالبین

از حضرت سیّدنا مولانا و مرشدنا
عزیزانِ علی رامیتنی قدس سرہٗ

مترجم: قدیر محمد قریشی اکبر آبادی
بی اے، ایل ایل بی، منشی کامل، اردو اعلیٰ قابلیت، سابق
ڈسٹرکٹ و سیشن جج حیدرآباد، سندھ

المصطفیٰ اکادمی
ڈی ۵م بلاک سی۔ یونٹ نمبر ۵ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ (سورۃ لقمٰن آیت ۱۵)

ترجمہ :- اور ان لوگوں کی راہ چل جو میری طرف رجوع ہو گئے۔

این سخنہا را وصیتہا شمر ☆ کہ پدر گوید دراں دم با پسر

اردو ترجمہ

رسالہ محبوب العارفین وسیلۃ الطالبین

از حضرت سیدنا مولانا و مرشدنا عزیزان علی رامیتنی قدس سرہٗ

مترجم :- قدیر محمد قریشی اکبر آبادی

بی اے - ایل ایل بی - منشی کامل - اردو اعلیٰ قابلیت
سابق ڈسٹرکٹ و سیشن جج
حیدر آباد سندھ

المصطفیٰ اکادمی ڈی ۴۵ بلاک سی - یونٹ نمبر ۸
لطیف آباد حیدر آباد، پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: ترجمہ

رسالہ محبوب العارفین وسیلۃ الطالبین

نام مترجم :- قدیر محمد قریشی

اشاعت باراوّل: سنہ ۱۴۱۰ھ مطابق سنہ ۱۹۹۰ء

تعداد : ______ ایک ہزار

قیمت : ______ ۵ روپے

مطبع : ______

ناشر : المصطفٰے اکادمی، ڈی ۴۵ - بلاک سی
یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد، حیدرآباد، پاکستان

Marfat.com

تصحیحات برائے اردو ترجمہ رسالہ محبوب العارفین و سیلۃ الطالبین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۱۰	شبہ	تشبیہ
۸	۱۱-۱۲-۱۵	سیدنا	سیدانا
۹	۹	(آخر میں)	کا ہے (۱)
۱۱	کی بجائے	صفحہ ۱۲	.
۱۲	کی بجائے	صفحہ ۱۱	.
۱۸	۱۵	(پہلا لفظ)	چیزوں
۱۸	۱۷	ور	اور
۱۸	۱۹	یا	کیا
۱۸	۲۳	ن	جن
۱۸	۲۴	راد	مراد
۲۰	آخر سطر	بیوش	بہوش
۲۵	۲	لہی	الہیٰ
۲۵	۱۱	ساہ	ساتھ
۲۵	۱۲	پر	پرتہر
۲۸	۱۲	بجھے	تجھے
۲۹	۱۸	اُرچہ	اگرچہ
۳۰	۱۹	علی	الی
۳۵	۱۳	لوگوں	لوگو
۳۷	۵	(خالی)	محمود
۳۷	آخر سطر	رشاد	ارشاد
،،	۱۰	تقتوا	نقتوا
۳۸	(آخر میں لکھیں)	-----	جائز ہے
۳۹	۶	داذکردانی	واذکروا اللہ
۴۰	۱۰	عیقا	حقیقتاً
۴۳	۱۶	یود	بود
۴۴	۷	دکر	ذکر

Marfat.com

المصطفیٰ اکاڈمی کی دیگر کتب

دیوان مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ
و خریطۂ جواہر (فارسی، اردو)
مع مقالہ "حضرت مظہر کی فارسی شاعری"
از شیخ طریقت
جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ
خان صاحب

تحفۃ الحج
برائے عازمین حج

از حاجی محمد شفیع عمر الدین
میرپور خاص

ندائے سحر
اضافہ شدہ
ریڈیائی تقریروں کا مجموعہ
از الحاج ڈاکٹر غلام مصطفیٰ
خان صاحب

خاندان نقشبندیہ
کی علمی خدمات
تحقیقی مقالہ برائے
پی، ایچ، ڈی جامعہ سندھ
از ڈاکٹر آفتاب احمد خان صاحب

ترجمہ انفاس رحیمیہ
(یعنی)
مکتوبات
حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ
والد بزرگوار حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ

مترجم: قدیر محمد قریشی
اکبر آبادی

Marfat.com

عطیہ
از
محترمی حاجی محمد اعلیٰ صاحب مدظلہ ادارہ مجددیہ کراچی
محمد اشرف مجددی شعبان المعظم ۲۲ ۱۴ھ

انتساب

رسالہ محبوب العارفین (وسیلۃ الطالبین)

کا یہ اردو ترجمہ
محترم حاجی مولوی **محمد شفیع عمر الدین** صاحب مدظلہ،
(سابق ایڈیشنل کمشنر۔ حال مقیم میر پور خاص) کے نام
معنون کرنیکی سعادت حاصل کرتا ہوں۔
ان کی شفقت، رہنمائی اور کرم فرمائی ہی
سے یہ ترجمہ پایہ تکمیل کو پہنچا ہے۔

الفقیر
قدیر محمد قریشی

Marfat.com

فہرست مضامین

اردو ترجمہ رسالہ محبوب العارفین وسیلۃ الطالبین از حضرت عزیزان علی قدس سرہ

Marfat.com

Marfat.com

مقدمہ

بحمد اللہ، اس عاجز نے اپنے شیخ طریقت محترم ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب مدظلہ کے ارشاد کے مطابق معمولاتِ مظہریہ اور رسالہ محبوب العارفین کو اردو میں منتقل کرنے کی کوشش کی ہے۔ خدا کرے کہ یہ سعی مشکور ہو! آمین

کتاب معمولاتِ مظہریہ، حضرت سیدنا و مرشدنا مظہر جان جاناں شہید قدس سرہ کے معمولات سے متعلق ہے جو ان کے خلیفہ حضرت مولانا نعیم اللہ بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب فرمائی تھی۔ اسی کے ساتھ رسالہ محبوب العارفین (وسیلۃ الطالبین) بھی ساتھ ہی ۱۲۸۴ھ میں کانپور سے طبع ہوا تھا۔ جو حضرت مولانا و مُرشدنا عزیزان علی رامیتنی قدس سرہ سے منسوب ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ اس رسالے کے مُرتب کون بزرگ تھے۔

اس رسالے میں دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں راہِ سلوک اختیار کرنیوالے کیلئے دس شرائط مذکور ہیں۔ دوسرے حصے میں حضرت عزیزان علی رامیتنی قدس سرہ کے احوال و مقامات بھی ہیں اور سولہ رشحات (ارشادات) بھی ہیں۔ اس سے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ حضرت قدس سرہ کے ایک صاحبزادے خواجہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ تھے جنہوں نے اپنے پدر بزرگوار کے مقامات کو مرتب کیا تھا۔ اور اس رسالہ میں انہی مقامات سے اکثر واقعات ماخوذ ہیں۔

میں اپنے محترم و مکرم حاجی مولوی محمد شفیع عمرالدین صاحب مدظلہ کا بہت ممنون ہوں جنہوں نے اس ترجمے میں میری ہر قدم پر مدد فرمائی۔ جزاھم اللہ فی الدارین احسن الجزا

احقر:
قدیر محمد قریشی
(سابق ڈسٹرکٹ و سیشن جج)

سکنہ: شکیل منزل۔ نمبر ۱۵۱/ے بلاک D یونٹ نمبر ۶ لطیف آباد۔
حیدرآباد، پاکستان

مورخہ یکم دسمبر ۱۹۸۹ء بمطابق
یکم جمادی الاول ۱۴۰۹ھ

Marfat.com

حضرت خواجہ عزیزانِ علی رامتینی رضی اللہ عنہ

کے حالاتِ زندگی، زریں اقوال و کرامات

(از مترجم)

آپ کا اسمِ گرامی علی تھا۔ چونکہ آپ اپنے نفس کو عزیزاں کہا کرتے تھے اس لئے آپ کا لقب عزیزاں ہو گیا۔ آپ کا وطن قصبہ رامیتن ہے جو بخارا سے دو کوس پر واقع ہے آپ صاحب مقامات و کرامات اور مالک درجات و کمالات بزرگ تھے۔ اتفاقاتِ زمانہ کی وجہ سے قصبہ رامیتن سے شہر باورد میں تشریف لائے اور ایک مدت تک وہاں مقیم رہے آپ مخلوق کی خداوند تعالیٰ کی طرف رہنمائی فرماتے تھے۔ اور خلق اللہ کے ارشادات وہدایت کا مشغلہ رکھتے تھے۔ پھر عوارضِ زمانہ سے شہر باورد کی سکونت ترک فرما کر شہر خوارزم میں آکر مقیم ہوئے۔ آپ ریاضت و مجاہدہ میں مشغول رہتے تھے۔ شہر خوارزم میں آپکے سلسلہ کی ترویج کو بہت فروغ ہوا آپ بہترین اوصاف حمیدہ اور اخلاقِ پسندیدہ سے متصف تھے۔

بہت آدمی آپکی مریدی و نیازمندی میں داخل ہوئے۔ اہل خوارزم آپکو خواجہ علی باوردی اور اہلِ بخارا شیخ علی رامیتنی اور صوفیہ آپکو حضرت عزیزاں کہتے تھے۔

آپ حضرت خضر علیہ السلام کے صحبت دار تھے انہی کے ارشاد پر حضرت سیدنا و مولانا خواجہ محمود انجیر فغنوی قدس سرہ کے مرید ہوئے۔ جب حضرت خواجہ محمود رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے خلافت کا کام عزیزانِ علی کے حوالے کر کے اپنے تمام اصحاب کو آپکے سپرد کیا۔

حضرت عزیزانِ علی قدس سرہ نے باشارۂ غیبی ولایت بخارا سے خوارزم کا ارادہ کیا تھا آپ خوارزم کے شہر پناہ کے دروازے پر پہنچ کر ٹھہر گئے اور دو درویشوں سے خوارزم کے بادشاہ

Marfat.com

کے پاس کہلا بھیجا کہ فقیر آپکے دروازہ پر آیا ہوا ہے اور ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر آپکی مصلحت مانع نہ ہو تو شہر میں داخل ہو جائے ورنہ واپس چلا جائے اور ان درویشوں سے آپنے یہ بھی فرمادیا تھا کہ اگر بادشاہ اجازت دے تو بادشاہ کی مہر بھی بطور نشانی کے اس اجازت نامے پر کرالاؤ۔

جب وہ فقیر بادشاہ کے پاس گئے تھے اور جو کچھ حضرت عزیزان علی نے فرمایا تھا بادشاہ سے کہدیا تو خوارزم شاہ اور اس کے ارکان دولت ہنسنے لگا اور کہا کہ یہ درویش کیسے سادہ طبیعت اور نادان ہیں پس مذاق اور دل لگی سے حضرت خواجہ عزیزان علی قدس سرہ کی خواہش کیمطابق اجازت نامہ لکھ کر مہر شاہی اس پر ثبت کر کے درویشوں کے حوالے کر دیا۔ درویش اس کو لیکر حضرت عزیزان علی رحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بادشاہی فرمان پہنچایا۔ اس کے بعد آپ نے شہر میں قدم رکھا۔ اور ایک گوشہ میں بیٹھ گئے اور طریقہ حضرت خواجگان قدس اللہ اسرارہم کے شغل میں مشغول ہو گئے۔

آپ صبح کے وقت[1] مزدوروں کی تلاش میں ان کے قیام گاہ پر جاتے اور روزانہ ایک دو مزدور کو گھر لے آتے اور ان سے فرماتے کہ پوری طرح وضو کرو اور دوسرے وقت کی نماز یعنی شام تک ہمارے ساتھ رہو۔ اور ذکر کرو پھر اپنی مزدوری ہم سے لو اور چلے جاؤ لوگ نہایت شکریہ سے آپکی صحبت کو قبول کرتے اور جب ایک روز اس طریقہ سے گذر جاتا تو حضرت عزیزان علی قدس سرہ کے اثر محبت اور کمال تصرف اور کرامت سے ان میں ایسے اوصاف پیدا ہو جاتے تھے کہ آپکی جدائی کی طاقت انمیں نہ رہتی تھوڑی مدت کے بعد اس ملک اور اطراف کے اکثر لوگ حضرت کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے اور عالموں اور طالبوں کا اژدحام کثرت کے ساتھ آپکی خدمت میں حاضر ہونے لگا۔ یہ خبر خوارزم شاہ کو پہنچی کہ ایک شخص اس شہر میں ایسا ظاہر ہوا ہے کہ اکثر لوگ اس کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے ہیں اور اس کی خدمت کیلئے ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔

خوارزم شاہ کو خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ اس کے معتقدین کی کثرت اور اجتماع سے ملک میں کوئی خلل اور فتنہ پیدا ہو اور کوئی فساد ایسا برپا ہو کہ جس کا پھر انسداد نہ ہو سکے۔ بادشاہ اس وہم میں گرفتار ہو کر حضرت کو شہر خوارزم سے نکالدینے کے درپے ہوا۔ حضرت عزیزان علی نے ان دونوں درویشوں کو بادشاہ کا اجازت نامہ مہر سے ثبت کیا ہوا دیکر خوارزم شاہ کے پاس بھیجا اور کہا کر

---

[1] اسی سے ملتا جلتا واقعہ حضرت خواجہ باقی باللہ کا بھی ہے۔

Marfat.com

ہم تمہاری اجازت سے اس شہر میں آئے تھے اگر تم عہد کو توڑتے ہو ہم ابھی یہاں سے چلے جائیں گے۔ بادشاہ اور اس کے ارکانِ دولت اس واقعہ سے نہایت شرمندہ ہوئے اور حضرت عزیزانِ علی قدس سرہ کی اس دور بینی کے معتقد ہو گئے۔ پس حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپکے مریدوں کے گروہ میں داخل ہو گئے۔[1]

حضرت عزیزانِ علی قدس سرہ خوارزم میں شام کے وقت سوت بیچنے والوں کے بازار میں تشریف لیجاتے تھے اور جن فقیروں کا سوت نہ بکتا تھا۔ ان کا سارا سوت خرید کر گھر لے آتے تھے اور چالیس گز کرباس[2] اس طرح سے بُن لیتے تھے کہ خود گھر کے ایک کونے میں بیٹھ کر مراقبے میں مشغول ہو جاتے اور وہ چالیس گز کرباس بغیر اس کے کہ آپ کا مبارک ہاتھ لگے۔ خود بخود تیار ہو جاتا تھا جیسے کہ حضرت حسین بن منصور قدس سرہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ نے ایک نداف[3] کو اپنے کسی کام کیلئے بھیجا اور خود اس کے گھر میں بیٹھے اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا سب دانے (بنولے) روئی سے جدا ہو گئے۔ ان کا اس کرامت سے حلاج یعنی نداف نام مشہور ہو گیا۔ اور اسی طرح حضرت عزیزانِ علیؒ کا "نساج" لقب مشہور ہوا۔

ممکن ہے کہ اس کرباس کو مردانِ غیب یا مسلمان جنات جو کہ آپکے مرید تھے یا فرشتے حکم الٰہی سے بُن دیتے ہوں یا بغیر ان تمام اسباب کے وہ کپڑا بنا جاتا ہو۔ جس کی حقیقت ہم نہیں جان سکتے ہیں۔

پس حضرت عزیزانِ علی قدس سرہ اس کرباس کو بازار لیجاتے اور فروخت کرتے اور جو کچھ نفع اس سے حاصل ہوتا اس کو تین حصوں میں تقسیم کرتے۔ ایک حصہ علماء پر صرف کرتے دوسرا حصہ فقراء پر اور تیسرا اپنے اہل و عیال پر۔[5]

ایک روز ایک مہمان عزیز خواجہ عزیزانِ علی قدس سرہ کے مکان پر آیا اور اس وقت آپکے گھر میں کھانے کی کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ اس لئے وہ مسافر بہت انتظار کر کے باہر نکلا۔ فوراً ہی ایک لڑکا جو کھانا فروخت کیا کرتا تھا۔ اور حضرت کے معتقدوں میں سے تھا ایک خوان لیکر پہنچا جو کہ

---

[1] رشحات حضرات القدس۔ [2] ایک قسم کا کھردرا سوتی کپڑا۔ [3] روئی دھننے والا۔ [4] حضرات القدس
[5] حضرات القدس۔

کھانے سے بھرا ہوا تھا اور حضرت کی خدمت میں پیش کیا آپکو اس لڑکے کا اس وقت کھانا لیکر آنا نہایت پسند آیا اور بڑی خوشنودی کا باعث ہوا۔ آخر کار مہمان کو کھانا کھلایا۔ پھر اس لڑکے کو طلب کر کے فرمایا کہ بیٹا نہایت پسندیدہ خدمت تجھ سے ادا ہوئی۔ تیری جو مراد ہو تو وہ مانگ انشاء اللہ پوری ہوگی۔ لڑکا نہایت عقلمند و ہوشیار تھا۔ اس نے کہا کہ حضرت میں چاہتا ہوں کہ ایسا ہو جاؤں مثل جیسے آپ ہیں۔ حضرت عزیزان علی نے فرمایا کہ یہ نہایت مشکل امر ہے اور تجھ پر اس کا بار عظیم پڑ جائیگا جس کے کھینچنے کی تجھ میں طاقت نہیں ہے۔ لڑکے نے بہت کچھ عاجزی کی اور کہا کہ میری مراد اور میرا مقصد تو یہی ہے اس کے سوا میری کوئی آرزو نہیں ہے۔

حضرت عزیزان علی قدس سرہ نے فرمایا کہ ایسا ہی ہو جائیگا۔ پس آپ اس کا ہاتھ پکڑ کر بالکل علیحدگی میں لے گئے۔ اور آپ نے اس پر توجہ ڈالی ایک ساعت میں حضرت عزیزان علی قدس سرہ کی تشبیہہ اس پر وارد ہوئی اور وہ فوراً صورت و سیرت اور ظاہر و باطن میں حضرت عزیزان علی کی طرح ہو گیا۔ اور بغیر کسی فرق، مثل خواجہ عزیزاں بن گیا۔ اس کے بعد کم و بیش چالیس روز تک وہ لڑکا زندہ رہا بالآخر اس بار گراں کی برداشت کی طاقت نہ لا سکا اور فوت ہو گیا [۲]

"حضرت سیدانا قدس سرہ حضرت عزیزان علی قدس سرہ کے ہمعصر تھے۔ اور دونوں میں کبھی کبھی ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ شروع میں حضرت سیدنا رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت عزیزان علی قدس سرہ سے صفائی نہ تھی۔ ایک روز حضرت سیدنا رحمۃ اللہ علیہ سے آپکی جناب میں بے ادبی ہو گئی۔

اتفاقاً اسی زمانہ میں ترکوں کی ایک جماعت صحرا کی طرف سے حملہ آور ہوئی اور حضرت سیدانا رحمۃ اللہ علیہ کے لڑکے کو قید کر کے لے گئے۔ حضرت سیدنا کو جو معلوم ہوا کہ یہ واقعہ اس بے ادبی کی وجہ سے ہوا ہے جو حضرت عزیزان علی قدس سرہ کی خدمت میں سرزد ہوئی تھی۔ تو معافی چاہنے کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نہایت عاجزی کے ساتھ آپکی دعوت کی اور قبولیت کے امیدوار ہوئے۔ حضرت عزیزان علی قدس سرہ نے آپکی غرض پر آگاہ ہو کر اس کو قبول فرمایا اور دعوت میں ان کے یہاں تشریف لے گئے اس مجلس میں سب بڑے بڑے علماء اور مشائخ وقت موجود تھے۔

---

[۱] اسی سے ملتا جلتا واقعہ حضرت خواجہ باقی باللہ کا بھی ہے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ۔ [۲] حضرات القدس در رشحات ص ۱۱۸

Marfat.com

حضرت خواجہ عزیزاں علی قدس سرہ۔ اس وقت نہایت کیف کے عالم میں تھے۔ جب خادم نمک دان لایا اور دستر خوان بچھایا اس وقت حضرت عزیزانِ علی نے فرمایا کہ عزیزاں انگلی نمک دان میں نہیں ڈالیگا۔ اور ہاتھ کھانے تک نہیں لے جائیگا۔ جب تک کہ حضرت سید انا رحمۃ اللہ علیہ کا فرزند دستر خوان پر حاضر نہ ہو جائے۔ پھر آپ نے تھوڑی دیر سکوت فرمایا۔ سب حاضرین آپکے فیضان کلام کے ظہور اثر کے منتظر ہوئے۔ اس وقت حضرت سید انا کا فرزند گھر میں آ پہنچا۔ یک بارگی مجلس میں شور بلند ہوا۔ اور لوگ حیران ہو گئے۔ اور لڑکے سے ترکوں کی جماعت کے فیصلہ سے اس کی رہائی کی کیفیت دریافت کی۔ اس نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا ہوں کہ میں اس وقت جماعت ترکان کے ہاتھ قید تھا اور وہ مجھ کو مقید کر کے اپنے ملک کو لیجا رہے تھے کہ اب میں اپنے آپکو آپ کے پاس دیکھ رہا ہوں۔ تمام اہل مجلس کو یقین ہو گیا کہ یہ تصرف حضرت عزیزانِ علی قدس سرہ۔

خواجہ عزیزانِ علی رامیتنی قدس سرہ فرماتے ہیں ایک درویش نے حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کی اور ان سے پوچھا کہ اس زمانے کے مشائخ میں ایسا کون بزرگ ہے جو استقامت کا مرتبہ رکھتا ہو تاکہ دست ارادت سے اس کا دامن پکڑوں اور اس کی پیروی کروں حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ ان صفات کے بزرگ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی قدس سرہ ہیں۔ حضرت عزیزانِ علی رامیتنی کے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ وہ درویش خود عزیزانِ علی قدس سرہٗ تھے۔ مگر اس وجہ سے اپنا نام نہ بتایا کہ یہ نہ ظاہر ہو کہ آپ نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے[۲]

"ایک روز حضرت عزیزانِ علی قدس سرہ محمود انجیر فغنوی قدس سرہ کے اصحاب کے ساتھ قریہ رامیتن میں ذکر میں مشغول تھے۔ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بڑا سفید رنگ کا مرغ ہوا میں اڑتا ہوا ان سب کے سر پر سے گذر گیا۔ اور بزبان فصیح کہا کہ "اے علی مردانہ رہ" اس مرغ کو دیکھتے ہی اور اس کلمہ کو سنتے ہی تمام اہلِ مجلس غایتِ فیض سے بے ہوش ہو گئے۔

جب انکو افاقہ ہوا تو خواجہ عزیزانِ علی قدس سرہ سے پوچھا کہ ہم نے جو کچھ اس وقت دیکھا اور سنا اس کی حقیقت کیا ہے۔ خواجہ عزیزانِ علی نے فرمایا کہ خواجہ محمود انجیر فغنوی کو اللہ تعالے نے وہ

---

[۲] رشحات و نفحات القدس۔ [illegible] اسی طرح کا واقعہ حضرت عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے منسوب ہے۔

Marfat.com

بزرگی عطا فرمائی ہے کہ آپ ہمیشہ اس مقام میں جہاں کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہزاروں کلمات فرمائے، پرواز کرتے ہیں۔ آپ اس وقت حضرت خواجہ دہقان حلّتی رحمۃ اللہ علیہ جو خواجہ اولیائے کبار کے خلیفہ ہیں ان کے سرہانے تشریف لے گئے تھے کیونکہ انکی وفات قریب آ گئی تھی اور انہوں نے دعا کی تھی کہ بارالٰہا میرے اس اخیر وقت میں اپنے دوستوں میں سے کسی کو بھیج دیتا کہ اس وقت مجھ کو مدد پہنچے اور اس کی برکت سے ایمان سلامت لے جاؤں۔ چنانچہ ان کا خاتمہ بالخیر ہوگیا۔ حضرت خواجہ محمودؒ کو حکم ہوا تھا کہ حضرت خواجہ دہقان کے پاس تشریف لیجائیں۔ چونکہ میرے حال پر فرطِ محبت تھی اس لئے اس راہ سے گذرتے ہوئے تشریف لے گئے۔[۱]

آپ فرماتے ہیں کہ

۱۔ تم اللہ تعالیٰ کے ہمنشین رہو اگر خدا کی ہم نشینی نہیں کر سکتے ہو تو اس کے ہمنشین رہو جو خدا کی ہم نشینی رکھتا ہے۔ کیونکہ خدا کے ہمنشین کا ہم نشین خدا کا ہم نشین ہوتا ہے۔[۲]

۲۔ اگر نیکوں کے پاس بیٹھے گا تو نیک ہو جائے گا اور بدوں کے پاس بیٹھے گا تو بد ہو جائے گا۔

۳۔ اگر تو ایسے شخص کے ساتھ بیٹھے گا جو خدا تعالیٰ کی یاد کو تجھ سے بھلا دے تو جان لے کہ وہ انسانی شکل میں تیرا شیطان ہے۔

انسان ابلیس جن ابلیس سے بدتر ہے کیونکہ وہ پوشیدہ وسوسہ ڈالتا ہے اور یہ ظاہر ہو کر

۴۔ یارِ نیک کی صحبت کارِ نیک کی صحبت سے بہتر ہے کیونکہ نیک کام تم کو تکبر اور پندار سے نہیں بچاتا اور یار نیک تم کو صلاح و ثواب کا راستہ بتلائیگا۔

۵۔ خودی والے کے پاس مت بیٹھو جو شخص خودی سے پاک ہو اس کے پاس بیٹھو۔

۶۔ ہمارے لئے دور والے نزدیک ہیں اور نزدیک والے دور۔ - - - - - - - - - -

---

[۱] رشحات و حضرات القدس اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ۔ [۲] حضرات القدس۔

Marfat.com

اس حدیث شریف "الفقر فخری" (فقر میرا فخر ہے) کے مخالف ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔

آپ نے فرمایا کہ وہ دونوں حدیثیں اس فقیر کی شان میں ہیں جو مخلوق کی طرف متوجہ ہو یعنی وہ درویش جو فقر کو خلق پر ظاہر کرے اور خلق سے کچھ چاہے اور اپنے فقر کو آلۂ گدائی اور کمانے کا ذریعہ بنائے یہ طریقہ حقیقت میں خدائے پاک کی شکایت ہے اور دنیا میں رسوائی ہے اور حق سبحانہٗ کی شکایت کفر ہے۔ اور روزِ آخرت کی روسیاہی ہے[1]

۹۔ فقیر کا ہاتھ غنی کے ہاتھ سے اونچا رہتا ہے کیونکہ فقیر کا ہاتھ خدا کے ہاتھ کا نائب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "الصدقۃ تقع فی کف الرحمٰن قبل ان تقع فی کف الفقیر[2]" (صدقہ رحمٰن کے ہاتھ میں جاتا ہے فقیر کے ہاتھ میں جانے سے پہلے)

اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے کہ "ید اللہ فوق ایدیھم" (سورۃ الفتح ۱۰)، خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے اوپر ہے۔

۱۰۔ اگر اللہ تعالٰے بندہ سے خطاب کرے کہ اے میرے بندے! ہم سے کچھ طلب کر تو بندگی کی شرط یہ ہے کہ بندۂ خدا سے سوائے خدا کے اور کچھ نہ مانگے کیونکہ جس نے خدا تعالٰی کو پالیا اس نے سب کچھ پالیا۔ اور جس نے سب کو پایا اور خدا تعالٰے کو نہ پایا اس نے کچھ بھی نہ پایا۔

گر کسے ہست در محبت چست
از خدا جز خدا نخواہد چست

(ترجمہ) جو شخص کہ خدا تعالٰے کی محبت میں چست ہے وہ خدائے تعالٰے سے بجز خدا تعالٰے کے کچھ نہیں مانگتا۔ (اللھم اجعلنا منھم)

۱۱۔ ایک عالم چالیس[3] سال تک طالب علمی میں مشغول رہتا ہے اور مدرسے کی تکلیفیں برداشت کرتا ہے اور استاد کی خدمت کرتا ہے تب کہیں اس کو کچھ مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ مگر عارف چالیس سال تک فقر و فاقہ میں گذارتا ہے اور اپنے نفس کو ریاضت اور مجاہدوں میں ڈالتا ہے اور بلاؤں، محنتوں اور تکلیفوں میں خوش رہتا ہے۔ تاکہ خدا تعالٰے کی نظروں میں جگہ

---

[1] ایک اللہ والا اگر یہ رویہ اختیار کرے اور دوسروں کے مال میں طمع اور لالچ رکھے۔ اور اپنی درویشی کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنائے تو یہ حالت فقر کے منافی ہے اور درویش کو الفقر فخری کے مطابق قانع، زاہد اور بے طمع بن کر رہنا چاہیے۔

[2] اس کو امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے ابوذر غفاری رضی اللہ تعالٰے عنہ سے نقل کیا ہے۔

Marfat.com

لیکن دور والے جو نزدیک ہیں وہ لوگ ہیں جو بظاہر بدن سے ہم سے دور ہیں لیکن دل و جان کے ساتھ ہم سے نزدیک ہیں۔ نزدیکان دور وہ لوگ ہیں جو بظاہر ہماری صحبت میں ہیں مگر دل و جان سے ہمارے ساتھ نہیں ہیں بلکہ ان کا دل و جان کاروبارِ دنیا اور حرص و ہوا میں مبتلا ہے اگرچہ وہ بظاہر ہمارے ساتھ ہیں مگر دل و جان ان کا دوسری جگہ ہے ہمارے لئے دورانِ نزدیک بہتر ہے نزدیکان دور سے، کیونکہ اعتبار دل و جان کی نزدیکی کا ہے کہ آب و گل کی نزدیکی لائق اعتبار نہیں ہے۔

۷۔ غنا بے نیازی ہے یہ صفت اگرچہ مالداری کے مشابہ ہے مگر حقیقت میں بے نیازی فقیر کی صفت ہے کیونکہ بہت ممکن ہے کہ کوئی شخص فقیر کو کوئی چیز دے اور وہ اس کو نہ لے کیونکہ لینا اس پر واجب نہیں ہے اور غنی اگر نہ دینا چاہے تو ممکن نہیں ہے کیونکہ دینا اس پر واجب ہے بموجب آیۃ شریف " وآتوا الزکوٰۃ " (اور زکوٰۃ ادا کرو سورۃ منافقون ۱۰)

اور " انفقوا مما رزقنا کم " (سورۃ البقرہ ۱۱۰، سورہ حج ۴۱، سورہ نور ۵۶ و سورہ مزمل ۲۰)

(اور خرچ کرو اس چیز کو جو ہم نے تم کو بطور روزی کے دی ہے)

۸۔ اگر فقیر ہاتھ میں کچھ نہ رکھتا ہو تو اور دل میں بھی کسی چیز کا خواہاں نہ ہو تو وہ فقیر اچھی صفات والا ہے۔ اگر وہ کہے گا کہ فقر میرا فخر ہے تو وہ سچا ہے اور اگر فقیر ہاتھ میں کچھ نہ رکھتا ہو مگر دل میں کسی چیز کا خواہاں ہو تو وہ محلے بھر کا فقیر ہے نہ کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا۔ اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا ہوتا تو وہ نہ دل سے کسی چیز کا خواہاں ہوتا ہے اور نہ زبان سے۔ اور اگر فقیر ہاتھ میں کچھ چیز رکھتا ہو اور پھر اور کا طلب گار ہو تو بُری صفات والا فقیر ہے جسکی نسبت " الفقر سواد الوجہ (روسیاہی) ارشاد ہوا ہے۔ یہ اسی کا مصداق ہے اور حدیث شریف میں ہے " دکاد الفقر ان یکون کفرا " کہ فقر کفر تک لیجاتا ہے۔

آپ کے فرزند ارجمند نے آپ سے پوچھا کہ یہ حدیث " الفقر سواد الوجہ فی الدارین وکاد الفقر ان یکون کفرا " (کہ فقیری دو جہاں میں روسیاہی ہے اور فقر کفر کو قریب کرتا ہے۔)

Marfat.com

حاصل کرے۔ عالموں کو ان کا علم عزت اور مرتبہ تک اور اہل فقر کو (مذکورہ مجاہدہ نفس) خدا تک پہنچاتا ہے۔ ہر درخت سے وہ میوہ نکلتا ہے جو اس میں مخفی ہوتا ہے۔

از کوزہ ہماں تراود کہ درو است۔ (ترجمہ) ہر برتن سے وہی چیز ٹپکتی ہے جو اسمیں ہے

۱۲۔ اگر تو اگلی صف میں بیٹھے اور پچھلی صف والوں کے سے عاجزی کے خیالات رکھے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ تو پچھلی صف میں بیٹھے اور اگلی صف والوں کی تعلی کرے یعنی اگرچہ تو اپنی بزرگی اور مخدومی کے سبب صدر نشینی کی مسند پر بیٹھنے کے لائق ہے تیرے صفات خادموں کے سے ہوں۔ اور اپنے آپکو اپنے دل میں سب سے کم درجہ شمار کرے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ تو پچھلی صف میں بیٹھے اور اپنے آپکو مسند صدر نشینی کے قابل خیال کرے۔

۱۳۔ بندہ خدا تعالےٰ نہیں ہو سکتا مگر خدا تعالےٰ کی صفات سے متصف ہو جاتا ہے[۱]

آپکے فرزند جانشین خواجہ ابراہیم قدس سرہ نے آپ سے پوچھا کہ اس کلمہ کے کیا معنی ہیں کہ۔ فقیر خدا کا محتاج نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا کہ فقیر اپنی حاجت کیلئے خدائے بزرگ و برتر سے سوال نہیں کرتا کیونکہ خدائے عالم الغیب جب اس کی حاجت کو جانتا ہے تو پھر اس کو سوال کرنے کی کیا ضرورت ہے[۲]

ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ بالغ شریعت کون ہے اور بالغ طریقت کون ہے۔ آپنے فرمایا کہ بالغ شریعت وہ شخص ہے جس سے منی نکلے اور بالغ طریقت وہ شخص ہے جو منی یعنی خودی سے نکل جائے۔ درویش نے آپ کا یہ ارشاد سن کر سر زمین پر رکھا آپنے فرمایا کہ زمین پر سر رکھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ جو چیز سر میں رکھتے ہو یعنی خودی اسکو زمین پر رکھو[۳]

آپ کے فرزند خواجہ ابراہیم قدس سرہ نے آپسے پوچھا کہ حضرت منصور علیہ الرحمۃ نے کہا۔ "انا الحق" میں حق ہوں۔

---

[۱] حضرات القدس۔ [۲] حضرات القدس [۳] حضرات القدس۔

Marfat.com

اور حضرت بایزید علیہ الرحمۃ نے کہا کہ "لیس فی جبتی سوی اللہ"
(میرے جبہ میں سوائے خدا کے اور کچھ نہیں ہے) اور یہ دونوں قول شرع شریف کے
موافق نہیں ہیں۔

پس حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ کو کیوں ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا۔ اور ان کی خاکستر کو ہوا میں
اڑایا گیا اور حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ نہ کہا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ فرق اس وجہ سے
ہے کہ حضرت منصور نے پہلے اپنی ہستی کو پیش کیا اپنے قول "انا" سے، اس لئے ان کو اس کا اثر
پہنچا اور حضرت بایزیدؒ نے اپنی نیستی کو آگے کیا۔ اور کوئی لفظ نہیں کہا اس لئے وہ سلامت
رہے ۔[1]

حضرت عزیزانِ علی قدس سرہ سے کسی نے اس حدیث شریف کے معنی پوچھے "تسافروا تصحوا
واغتنموا" (سفر کرو صحت پاؤ گے اور اس کو غنیمت جانو) آپ نے ارشاد فرمایا کہ سفر کرو اپنی خودی
سے وجودِ حق تعالٰے کی طرف تو صحت پاؤ گے حوادث حدوث سے اور اس کو غنیمت جانو۔ جب
تم اپنے نفس کے عالم صحرا میں سفر کرو گے اور ہر مقام کی ہوائے لطیف حاصل کرو گے تو اپنے
وجود کی صحت حاصل کر لو گے۔ پس شک اور شبہ کے مرض سے۔ ریا اور مکاری۔ حرص وامید
بغض و کینہ۔ حسد و نفاق، بخل و کبر، عجب و خود پسندی، خود نمائی و بداندیشی، آزار و ستم،
اور تمامی برے اخلاق کے رنجوں سے اس سفر کی وجہ سے رہائی پاؤ گے۔ پس ایسی صحت کو غنیمت
سمجھو اور عمر چند روزہ کو طاعت و عبادت میں صرف کرو۔[2]

حضرت عزیزانِ علی قدس سرہ سے کسی نے پوچھا کہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ مرد تین طرح کے
ہوتے ہیں۔ پورا مرد[1]، آدھا مرد[2]، اور نامرد[3]، اس کا مطلب کیا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ پورے مرد کی صفت کو اللہ تعالٰی نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے
"رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ" (سورۃ نور۔ ۳۷) وہ ایسے مرد ہیں جنکو اللہ کی
یاد سے تجارت اور خرید و فروخت غافل نہیں کر سکتی۔

---

[1] حضرات القدس [2] حضرات القدس۔ ۳۷

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی یہی حال وارد تھا۔ جس کو آپ نے بیان فرمایا ہے کہ " فتنام عینائی ولاینام قلبی "[1] (میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا ہے)

آدھا مرد وہ ہے جس کے قلب میں ذکر قلبی کی بھی لذت آتی ہو مگر وہ اتنی ہی بات پر قانع ہوگیا ہو یعنی یہ کیفیت کہ جب تک اس کی زبان ذکر میں مشغول رہے اس کا دل بھی اس ذکر سے لذت پاتا رہے اور جب وہ ذکر کو چھوڑ دے تو دل بھی ذکر سے باز رہ جائے۔

نامرد وہ ہے جو منافق ہو یعنی ذکر کرے مگر خدائے تعالیٰ کیلئے نہ کرے "[2]

حضرت عزیزان علی قدس سرہ سے پوچھا گیا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ " من اخلص للہ تعالےٰ اربعین صباحا ظہرت ینابیع الحکمۃ من قلبہ علی لسانہ "[3] (جو شخص چالیس دن تک صبح کو خالص خدا کیلئے پورے اعتقاد کے ساتھ دل سے بے غش و غل، روح کی آگاہی اور یقین کی درستی اور پوری توجہ اور رجوع سے خدائے تعالیٰ کیلئے عبادت کرے نہ کسی اور غرض سے تو حکمت کے چشمے اس کے دل سے نکل کر اس کی زبان پر جاری ہو جائیں گے) بہت لوگوں نے اس پر عمل کیا مگر کسی کو یہ بات حاصل نہیں ہوئی۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ حضرت عزیزان علی قدس سرہ نے فرمایا کہ وہ لوگ اس راستے میں سچے نہ تھے۔ اور ان کا مقصود چالیس صبح کی بیداری سے یہی تھا۔ کہ حکمت کے چشمے ان کے دل سے انکی زبان پر آجائیں خالصتاً خدائے تعالےٰ ان کا مقصود نہ تھا۔ اس لئے ان کا مقصد حاصل نہ ہوا۔[4]

" ایک شخص حضرت عزیزان علی قدس سرہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ میرے حال پر توجہ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ بازار کو جاؤ اور ایک لوٹا خرید کر بطور تحفہ ہمارے پاس پیش کرو۔ اس نے ایسا ہی کیا آپ نے فرمایا کہ جب اس لوٹے پر میری نظر پڑے گی۔ تو تو بھی میرے پیش نظر ہوجایا کرے گا۔"[5]

---

[1] صحیح بخاری و صحیح مسلم نے اس حدیث کو باسناد صحیح نقل کیا ہے۔ [2] حضرات القدس۔ [3] حصن حصین میں نقل کیا ہے۔ [4] حضرات القدس۔ [5] حضرات القدس۔

Marfat.com

"حضرت عزیزان علی قدس سرہ کی خدمت میں ایک جماعت عقلمندوں کی حاضر ہوئی اور آپ کی صحبت میں شریک ہوئی۔ اثنائے کلام میں ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ علما چھلکا ہیں اور فقرا مغز حضرت عزیزان علی نے کہا کہ مغز چھلکے کی حمایت سے محفوظ رہتا ہے"۔ [1]

○ ایک روز حضرت عزیزان علی قدس سرہ مراقبہ میں مشغول تھے اتنے میں ایک مدعی آیا اور اس نے بطور امتحان کے آپ سے پوچھا کہ تصوف کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اکھیڑنا اور ملنا یعنی غیر سے اکھیڑنا اور حق سبحانہٗ تعالٰے سے ملنا۔ [2]

" ایک شخص نے تمسخر کے طور پر آپ کی شان میں کہا کہ عزیزان ایک بازاری ہے یعنی سوت کی خرید وفروخت کیلئے بازار میں پھرتا رہتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یار عزیزاں یعنی خدائے تعالٰے کو زاری بہت پسند ہے پس عزیزان کیونکر بازاری نہ بنے یعنی درگاہ الٰہی میں زاری دلکا اور درد وسوز ونیاز اور مسکینی کی بڑی چاہت ہے۔ [3]

آپ فرماتے تھے کہ جو شخص جانشین ہو اور اللہ تعالٰے کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرتا ہو۔ اسے اس شخص کی طرح ہونا ہے جو جانور پالتا ہے کہ ہر ایک پرندہ کا پوٹا دیکھ کر اس کے مناسب غذا اسے دیتا ہے۔ اسی طرح مرشد کو بھی صادقوں اور طالبوں کی تربیت ان کی قابلیت اور استعداد کے موافق کرنی چاہیئے۔ [4]

• تجرید۔ آپ فرماتے ہیں کہ جس شخص میں دلی تجرید کی صفت نہ ہو وہ کسی مراد کو نہیں پہنچتا لوگوں نے آپ سے کہا کہ تجرید معنوی کس چیز سے حاصل ہو سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایثار سے۔ پھر کہا گیا کہ ایثار کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔

فرمایا کہ بر یعنی نیکی۔ کہا گیا کہ بر کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ بردہ ہے جس کا اللہ تعالٰے نے اس آیت میں ذکر فرمایا ہے " لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون " (سورہ آل عمران ۹۲) ہرگز نہ پاؤ گے تم بہشت کو یا دیدار الٰہی کو یا شفاعت پیغمبر صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یا مغفرت حق تعالٰے سبحانہٗ کو جب تک کہ تم ان چیزوں کو خرچ نہ کرو جن کو تم دوست رکھتے ہو

---

[1] اور [2] حضرات القدس۔ [3] حضرات القدس حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ ص ۱۱۹ [4] جواہر علویہ اردو ترجمہ ۵۸

آپ کا کلام یہاں تک ختم ہوا۔

"تجرید کی قسمیں"

واضح ہو کہ حضرت خواجہ کے کلمات کی شرح میں مذکور ہے کہ تجرید کی دو قسمیں ہیں۔ صوری و معنوی۔ تجرید صوری کی بھی دو قسمیں ہیں۔ اول یہ کہ کسی کے پاس ظاہراً مال واسباب ملک و منصب، مرتبہ اور اسباب، مکانات اور باغ، غلام اور لونڈیاں اور اسی قسم کی کوئی چیز موجود نہ ہو۔ اور بظاہر وہ تعلقات دنیا سے آزاد ہو اور دل سے بھی وہ انہیں سے کسی چیز کا خواہاں نہ ہو۔ پس یہ پہلی قسم تجرید صوری کی ہے۔ تجرید صوری کی دوسری قسم یہ ہے کہ اشیأ مذکورہ میں سے کوئی چیز اس کے پاس نہ ہو مگر دل اس کا ان چیزوں کا خواہشمند ہو ایسی تجرید کسی کو نفع نہیں دیتی ہے بلکہ ایسی تجرید والا شخص گدائے محلہ ہے اور وہ تجرید کہ درویش کے پاس کوئی چیز نہ ہو اور اس کا دل بھی اشیأ مذکور کا خواہشمند نہ ہو تو یہ اس کو فائدہ مند ہے۔ اور اس کو کشائش بخشے گی۔ اور بہت سے اسرار اس پر منکشف ہونگے۔

تجرید معنوی:- یہ ہے کہ آدمی کا باطن تعلقات دنیا سے خالی ہو۔ کبر و حسد۔ بغض و کینہ تکلف اور دکھلاوے، جھوٹ اور غیبت، خودبینی و خود آرائی، بخل اور تکلیف دہی، ظلم اور بد اندیشی وغیرہ برے صفات سے خالی ہو کیونکہ اس کا باطن تسبیح و تقدیس۔ رحم و شفقت۔ علم و توکل۔ توحید و مراقبہ۔ مجاہدہ و مشاہدہ، ذکر و فکر، طاعت و عبادت، صدق و اخلاص۔ اور محبت و ذوق وغیرہ نیک صفتوں سے متصف ہو۔ ایسی تجرید اس کو مقصود کا راستہ دکھلاتی ہے جس کے بڑے نتائج ہیں۔ اگر کسی کے پاس، املاک و اسباب اور منصب و مرتبہ و مال وغیرہ سب چیزیں ہوں مگر اس کا دل ان چیزوں پر متوجہ نہ ہو اور ان چیزوں کی محبت سے اس کا دل خالی ہو۔ بلکہ ان چیزوں کو وصول بقا کا آلہ اور فنافی اللہ کے حصول کا ذریعہ بناتا ہو تو یہ بھی تجرید معنوی میں داخل ہے چنانچہ بہت سے حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام گذرے ہیں کہ جن کے پاس بہت کچھ مال مرتبہ ملک و اسباب موجود تھے۔ مگر ان کے لئے یہی چیزیں قرب

Marfat.com

حق تعالےٰ اور رضائے حق جلِ شانہٗ کے حصول کا سبب ہو گئیں ،چنانچہ منقول ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ستر ہزار کتے سونے کے پٹے پہنے ہوتے تھے جو آپ کی بکریوں کی چرواہے کیساتھ مل کر حفاظت کیا کرتے تھے ۔ اب اس پر آپ کی دوسری ملکیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے آپ نے اس تمام دولت کو راہ خدا میں صرف کر دیا جس کے واقعات طویل ہیں ۔

اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس بھی ملک مال، مرتبہ، لشکر اور روئے زمین کی سلطنت تھی مگر آپکو یہ تمام چیزیں کبھی نقصان نہ پہنچا سکیں ۔ کیونکہ ان (حضرت سلیمان علیہ السلام) کو ان چیزوں سے ذرا بھی دلی محبت نہ تھی اور خدائے عزوجل کی دی ہوئی چیزیں کو رد نہیں کر سکتے تھے اس لئے تمام املاک اور اسباب کو آپنے سعادت اخروی کا ذریعہ بنایا ۔ آپ بیت المال سے کچھ نہ لیتے تھے ۔ بلکہ آپ زنبیل بُن کر اپنے کسی خادم کو بیچنے کیلئے دیتے تھے اور اس کی قیمت سے اپنی بسر اوقات کیا کرتے تھے ۔ یہ امر اس پر دلیل ہے کہ آپ کے دلمیں مال اور مرتبہ کی محبت نہ تھی ۔

اسی طرح حضرت سکندر ذوالقرنین علیہ السلام کو بھی سلطنت اور دولت نقصان نہ پہنچا سکی کیونکہ انہوں نے کسی چیز کی محبت کو اپنے دل میں راہ نہ دی تھی ۔ اور وہ ان سب چیزوں کو خدا کی ملکیت سمجھتے تھے ۔ اس لئے انہوں نے درگاہ حق کا تقرب حاصل کیا ۔

اسی طرح حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر قدس سرہ نہایت دولت وحشمت والے تھے در بہت کچھ تکلفات رکھتے تھے ۔

چنانچہ منقول ہے کہ آپ نے اپنے گھوڑوں کے نعل سونے کے بنوائے تھے ۔ لوگوں نے عرض یا کہ یہ جو کچھ آپ نے کیا ہے عین اسراف ہے ۔ آپ نے جواب دیا کہ سونا بھی دنیا کی ایک چیز ہے اور دنیا کا پاؤں کے نیچے رہنا بہتر ہے ۔

تجرید معنوی :۔ مقصود اس تمام گفتگو کا یہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیأ کرام ن کا ذکر ہم کر چکے ہیں ۔ بظاہر دنیا دار تھے ۔ مگر تجرید معنوی انکو حاصل تھی اس لئے اپنی راد کو پہنچے ۔

Marfat.com

حضرت عزیزاں علی قدس سرہ نے فرمایا کہ جس کسی کو تجرید معنوی حاصل نہ ہو وہ کسی طرح مقصود کو نہیں پہنچ سکتا۔[1]

حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ حضرت عزیزاں علی قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک گروہ کی نظر میں روئے زمین مثل دستر خوان کے پیش نظر ہے اور ہم یہ کہتے ہیں کہ بصورت ناخن ہے لہٰذا کوئی شے زمین کی ان کی نظروں سے غائب نہیں ہے اس ارشاد فرمانے کے وقت حضرت عزیزاں علی قدس سرہ دستر خوان پر بیٹھے تھے۔[2]

حضرت عزیزاں علی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ جب (نماز تہجد میں) تین دل جمع ہو جائیں تو مومن بندہ کا کام بن جاتا ہے دِل شب[1]، دِل قرآن[2]، دِل بندۂ مومن[3]۔ دِل قرآن سورہ یٰسین اور دِل شب آخر رات ہے۔[3]

"حضرت عزیزاں علی قدس سرہ قطبِ وقت، شریعت اور طریقت کے مجدد اور حنفی المذہب تھے آپ متوجہ حق و دنیائے دوں سے روگرداں تھے۔ اور صاحب تصرفات و کرامات عجیبہ تھے، جو شخص ایک روز آپکی صحبت میں رہتا وہ حقیقت کو پہنچ جاتا اور آپکی خدمت سے جدا ہونا نہ چاہتا تھا۔"[4]

"سالک حضرت عزیزاں علی قدس سرہ کی ایک ہی صحبت میں حقیقت کو پہنچ جاتا اور حضور قلب حاصل کر کے واپس آتا۔"[5]

حضرت عزیزاں علی قدس سرہ کے دو فرزند تھے ایک خواجہ محمد رحمۃ اللہ علیہ خواجہ خورد کے نام سے مشہور تھے اس لئے کہ حضرت عزیزاں علی قدس سرہٗ کے اصحاب حضرت عزیزاں علی کو خواجہ بزرگ کہتے تھے اور خواجہ محمد رحمۃ اللہ علیہ کو خواجہ خورد۔ دوسرے فرزند حضرت خواجہ ابراہیم قدس سرہ تھے جنہوں نے اپنے پدر بزرگوار کے مقامات کو ایک رسالہ میں جمع کیا ہے۔ اس کتاب (رشحات یہ جس کے اکثر مضامین حضرات القدس میں مذکور ہیں) اکثر واقعات اسی سے منقول ہیں۔ جب حضرت کا زمانہ وفات قریب ہوا تو خواجہ ابراہیم قدس سرہ کو اجازت و خلافت عطا فرمائی۔ بعض اصحاب کے دل میں خطرہ گذرا کہ حضرت کے بڑے فرزند کے ہوتے ہوئے جو عالم اور عارف ہیں۔ خواجہ ابراہیم قدس سرہ کو جو چھوٹے فرزند

---

۱ حضرات القدس۔ ۲ حضرات القدس صفحہ ۱۸۵ و نفحات الانس صفحہ ۲۶۸ ۳ معمولات مظہریہ۔ ۴ جواہر علویہ ۵ حضرت مجدد الف ثانی ج ۲ صفحہ ۱۱۹

ہیں ہدایت خلق کیلئے دیکھوں پسند فرمایا گیا۔ حضرت عزیزانؒ علی قدس سرہ کو ان کے اس خطرہ پر اپنی کرامت سے آگاہی ہوئی اور ارشاد فرمایا کہ خواجہ محمدؒ ہمارے بعد زیادہ زندہ نہیں رہیں گے اور جلد ہی ہم سے ملاقات کریں گے۔ حضرت کے ارشاد کے مطابق ایسا ہی واقع ہوا لہٰذا حضرت عزیزانؒ علی قدس سرہ کے انیس روز بعد خواجہ محمدؒ کی وفات بروز پیر وقت چاشت ۲۷، ذوالحجہ ۷۱۵ھ ستر سال کی عمر میں ہوئی اور خواجہ ابراہیم قدس سرہ نے اٹھتر ۷۸، سال بعد اسی مہینہ میں ۷۹۳ھ میں وفات پائی۔ حضرت عزیزانؒ علی قدس سرہ کی عمر شریف ایک سو تیس سال ہوئی اور آپ کی وفات بروز پیر ۲۸ ماہ ذوالحجہ ۷۱۵ھ ہجری میں ہوئی آپ کی قبر مبارک خوارزم میں مشہور و معروف اور عوام و خواص کی زیارت گاہ ہے۔ حضرت علامہ بدرالدین قدس سرہ خلیفہ مجاز حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے آپکی دو تاریخ وفات مندرجہ ذیل نکالی ہے۔

۷۱۵ھ	۷۱۵ھ
(۱) دے سرگردہ صوفیہ بود	(۲) بحرالاسرار بود[۱]

حضرت خواجہ عزیزانِ علی قدس سرہ کے خلفاء میں آپ کے صاحبزادہ خواجہ ابراہیمؒ خواجہ بابا سماسیؒ، خواجہ محمد کلاہ دوز خوارزمی، خواجہ محمد صلاحؒ بلخی اور خواجہ محمد باوردی خوارزمی ہیں قدس اللہ اسرارہم[۲]

حضرت عزیزانِ علی رامیتنی قدس سرہ قدیم اکابر خواجگان نقشبندیہ میں سے تھے آپ نے قریب سات سو سال پہلے اپنے زمانہ میں لوگوں کی رہنمائی فرمائی۔ آپ بلند پایہ عالم اور طریقت کے سردار تھے۔

آپکے حالات، واقعات و مقامات وارشادات سے لوگوں کو کم واقفیت ہے اور یہ چیزیں آج کل کی تصوف کی کتابوں میں کم پائی جاتی ہیں اس لئے آپ کے حالات وغیرہ اس مقدمہ میں قدرے تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔

اس رسالہ "محبوب العارفین وسیلۃ الطالبین" میں بھی آپکے گرانقدر اور زریں اقوال درج ہیں۔ یہ اس لئے کیا ہے تاکہ مسلمین خصوصاً صوفی منش لوگوں کی ہدایت کا سبب بنے۔

---

[۱] حضرات القدس۔ [۲] صفحہ ۱۱۹ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ السامی۔

Marfat.com

رسالہ محبوب العارفین

وسیلۃ الطالبین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین ۞ والصلوٰۃ علیٰ رسولہٖ محمدٍ وّ اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

اے خداتعالیٰ کے دوست! اللہ تعالیٰ تیرا صدق، یقین دولت، اقبال، عزت وجلال زیادہ کرے، تجھے جاننا چاہئے کہ اس تصوف وسلوک کی راہ پر چلنے والوں کیلئے دس شرطوں کو نگاہ میں رکھنا ضروری ہے۔

شرطِ اول

طہارت ہے لہٰذا باطہارت رہیں۔ طہارت کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) طہارت ظاہر۔ (۲) طہارتِ باطن۔ (۳) طہارتِ دل اور (۴) طہارتِ سِر۔

۱۔ **طہارتِ ظاہر**: خاص وعام کو معلوم ہے۔ لیکن پانی کے پاک اور حلال ہونے کے بارے میں حتی الامکان احتیاط کرنی چاہیئے۔ اور لباس کی پاکی میں بھی احتیاط درکار ہے۔ کیونکہ اس کا دل پر بہت اثر ہوتا ہے۔

۲۔ **طہارت باطن**: حرام لقمہ وحرام مشروبات (حرام کھانے پینے) سے بچنا چاہیئے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص حرام کا ایک لقمہ کھاتا ہے تو چالیس روز تک نہ اس کا فریضہ قبول ہوتا ہے اور نہ اس کی نفلی عبادت اور نہ ہی اس کی دُعا قبول ہوتی ہے۔

۳۔ **طہارتِ دل**: ناپسندیدہ صفات بدباطنی، خیانت، فریب، کینہ، حسد، مکر بغض عداوت اور محبت دنیا سے دل کو پاک رکھنا چاہیئے۔

Marfat.com

بندہ کا ظاہر جو منظورِ نظرِ خلق ہے وہ جب تک پاک نہ ہو تب تک اس کی نماز و طاعت قبول نہیں ہوتی۔ پس دل جو منظورِ نظرِ خالق جلّ شانہٗ ہے جب تک وہ پاک نہ ہو تب تک وہ محبت اور عشقِ الٰہی کی دولت سے مشرف نہیں ہوتا۔

طہارتِ سِر: یہ ہے کہ ہر وقت غیر اللہ سے ہٹا کر اللہ تعالےٰ کی طرف دل کو متوجہ رکھیں

شرطِ دوم

زبان کی خاموشی ہے۔ لہٰذا زبان کو ناشائستہ کلام سے روک رکھیں۔ اور اسے تلاوت قرآن مجید، امر معروف و نہی منکر، لوگوں کی اصلاح علم دین سیکھنے اور سکھانے میں مشغول رکھنا چاہئے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

هَلْ يُكِبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِي النَّارِ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ۔

ترجمہ:۔ لوگوں کو منہ کے بل دوزخ کی آگ میں نہیں گرایا جائیگا مگر ان کی زبانوں کی کاٹ، چھانٹ یعنی دروغ گوئی کے سبب سے۔

رباعی ؎

ایزد چو بنا کرد بحکمت تن و جاں

در ہر عضوے مصلحتے کرد نہاں۔

گر مفسدتی ندیدہ بودے ز زبان

محبوس نمی کرد، بزندانِ دہاں

یعنی اللہ تعالےٰ نے جب اپنی حکمت کاملہ سے بدن و جاں کو بنایا۔ تو بندے کے ہر عضو میں اپنی حکمت و مصلحت کو پوشیدہ رکھا۔ اگر زبان میں کوئی مفسد چیز دیکھنے میں نہ آتی ہوتی تو اسے منہ کے قید خانے میں بند نہ کیا جاتا۔

جب حضرت مریم علیہا السلام نے خاموشی اختیار کی، تو اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بچپن میں بولنے کی طاقت عطا فرمائی۔ اور آپ نے کہا۔

Marfat.com

اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ قف اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ۔

(مریم آیت ۲۹)

ترجمہ:۔ بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے اس نے کتاب دی ہے۔
جب حضرت مریم علیہا السلام کی زبان نے خاموشی اختیار کی، تو اللہ تعالےٰ نے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے گفتگو کرائی۔ اس حقیقت کو عجیب وغریب نہ سمجھیں۔

تا مریم تن غرقۂ قدسی نگزید با نفخۂ احیا چو مسیحا نتواں بود

یعنی جب تک حضرت مریم علیہا السلام نے اپنے آپکو عبادت الٰہی کے پاک بحر
میں مستغرق نہ کیا۔ تب تک اللہ تعالےٰ کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی پھونک
سے حمل نہ ٹھہرا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا نہ ہوئے۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جنتی (قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے
سے پہلے) کسی چیز پر اتنی زیادہ حسرت نہیں کریں گے، مگر اس گھڑی پر جو ان پر
بغیر ذکر اللہ تعالےٰ کے گذری ہوگی۔ (حصن حصین) یا (جس گھڑی میں) حضرت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا ہوگا۔ (مکاشفۃ القلوب امام غزالیؒ)

شرط سوم

خلوت وگوشہ نشینی اختیار کرنا ہے تو "خلق نادیدہ" (غیر واقف لوگوں) سے علیحدہ
رہیں اور "زنانِ نامحرم" (نامحرم عورتوں) پر بھی نظر نہ ڈالیں۔ کیونکہ حضرت رسولِ کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غیر محرم عورت کی طرف نظر کرنا ایک زہر آلودہ تیر ہے
لہٰذا جب یہ تیر دل میں چبھے گا تو وہ سوائے ہلاک کرنے کے اور کیا کرے گا؟

نیز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اَلنَّظَرُ سَہْمٌ مَّسْمُوْمَۃٌ مِّنْ سِہَامِ اِبْلِیْسَ

ترجمہ: نظر (نگاہ) شیطان کے زہر آلودہ تیروں میں سے ایک تیر ہے۔

شعر ؎ زتیر مکر شیاطین بدبپوش دو چشم ہلاک گردی اگر تیر کارگر یابی

Marfat.com

یعنی بدکار شیطانوں کی نظر کے مکر و فریب کے تیر سے (غیر محرم کو دیکھنے سے) اپنی دونوں آنکھیں بند رکھ ۔ اگر غیر محرم کی طرف نظر زنکار گو تیر ترے دل میں چبھ گیا تو تو ہلاک ہو جائیگا ۔ (اس سے تیری تباہی ہو جائے گی)

نیز جیسے نامحرم عورتوں کی طرف نظر کرنی حرام ہے ۔ ویسے ہی " امردان خوبصورت (بے ریش خوبصورت لڑکوں) کی طرف نظر نہ کرنی چاہیئے ۔ کیونکہ یہ بھی حرام ہے ۔ (نیز عورتوں کو بھی غیر محرم مردوں کو دیکھنے کی ممانعت ہے) اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے

وقل للمومنت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ۔ (النور آیت ۔ ۳۱)

ترجمہ: اور ایمان والیوں کو کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں ۔ اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں ۔

منقول ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک درویش کو روٹی دینے کیلئے باہر آئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باہر کیوں آئی ہو، وہ درویش ایک مرد ہے حضرت ام المومنین نے عرض کی کہ وہ درویش اندھا ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگرچہ وہ نابینا ہے مگر تم تو بینا ہو یعنی اس کو دیکھ سکتی ہو (لہٰذا پردہ کرنا چاہیئے)

اب جو شخص غیر محرم کو دیکھنا حلال جانے یا اس کا جواز رکھے اس کے کفر کا خوف ہے

دیگر فائدہ عزلت (گوشہ نشینی) کا:- ہاتھوں کو ناشائستہ (نامناسب اور بے جا) چیزوں کے پکڑنے سے روکے رکھنا ہے ۔ اور پاؤں کو بے جا جگہوں پر جانے سے روکنا ہے ۔ اور کانوں کو ناشائستہ باتیں سننے سے دور رکھنا ہے اور نفس جو دشمنوں میں سے سب سے بڑا دشمن ہے اس کو برائی سے روکنا ہے اور غیب کے دروازوں کا دل پر کشادہ کرنا ہے ۔

فائدہ دیگر: " نقوش دنیا " (دنیاوی خیالات) کو آئینہ دل سے دور کرنا ہے

Marfat.com

تاکہ دل اچھی طرح صاف ہوجائے اور اس پر "نورِ وحدانیت" کا پرتو پڑے۔ اور جلوہ الٰہی کا اہل ہوجائے اور وہ فریاد کرے۔

رباعی:۔ زاں مے خوردم کہ روح پیمانۂ اوست
مستے شدہ ام کہ عقل دیوانۂ اوست
دودے بمن آمد و آتشے درمن زد
زاں شمع کہ آفتاب پروانۂ اوست

یعنی میں نے شرابِ محبت وہاں سے پی ہے، میری روح جس کا پیمانہ ہے۔ میں اس شرابِ محبت سے مست ہوگیا ہوں کیونکہ میری عقل اس پر فریفتہ ہے۔ وہ شمع کہ جس کا پروانہ آفتاب ہے اس سے میری طرف دھواں آیا اور اس نے میرے اندر آگ لگادی۔

شرطِ چہارم

روزہ ہے۔ روزہ کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے "روحانیاں" (فرشتوں) کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے۔ اور نفسِ امارہ (برائیوں کی طرف رغبت دینے والا نفس) پر غلبہ ہوتا ہے۔

یہ بھی روزہ کی خصوصیت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (حدیث قدسی) میں فرمایا:۔
اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ ۔ روزہ میرے لئے اور میں ہی اس کی جزا دونگا۔
لہٰذا روزے کا بڑا ثواب ہے۔
اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ (الاحزاب آیت-۱۱)
ترجمہ:۔ بے شک صبر کرنیوالوں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔
روزہ شیطان کی راہ میں رکاوٹ ہے اور شیطان کے شر سے بچنے کیلئے ڈھال ہے
اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ مِّنَ النَّارِ
ترجمہ:۔ روزہ دوزخ کی آگ سے بچاؤ کیلئے ڈھال ہے۔

Marfat.com

روزہ سے بھوکوں کا احساس ہوتا ہے۔ اور ان کو صدقہ وخیرات دینے کی ترغیب ملتی ہے۔

روزہ دار کو دو خوشیوں کی بشارت ہے یعنی روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی اسے روزہ کھولتے وقت ہوتی ہے اور دوسری خوشی اُسے تب حاصل ہوگی جبکہ وہ (قیامت کے دن) اپنے رب تعالےٰ سے ملاقات کرے گا۔"

روزہ سے بدن کی صحت حاصل ہوتی ہے۔ نیز روزے کے اور بھی بے شمار فائدے ہیں۔

خصوصاً (ماہِ رمضان کے فرض روزوں کے بعد) ماہِ رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم کے ایامِ متبرکہ کے روزے رکھے جن کے بارے میں صحیح حدیثوں میں مذکور ہے۔

حدیث صحیح اسناد کے ساتھ راوی نے روایت کی ہے اور فرمایا ہے کہ میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں اگر میں نے فلاں شخص سے نہ سنا ہو کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ماہ حرام کے چار مہینوں میں، جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے، تین روزے، جمعرات جمعہ اور ہفتہ کے دِنوں کے رکھے۔ تو سات سو سال کی عبادت کا ثواب اس کے اعمال نامہ میں لکھا جاتا ہے۔ اللہ کی توفیق سے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فائدہ از مترجم:۔ نفلی روزوں کے بارے میں مترجم عرضگذار ہے کہ "اللہ تعالےٰ نے باقی سب مہینوں میں سے چار مہینوں ذوالقعد، ذوالحج، المحرم اور رجب کو زینت بخشی ہے (مکاشفۃ القلوب امام غزالیؒ صفحہ ۲۹۹)

حدیث:۔ من صام ثلاثۃ ایام من شھر حرام کتب لہ عبادۃ سبع مائۃ سنۃ۔ (ایضاً صفحہ ۲۵۹)

ترجمہ جس شخص نے ماہ حرام میں تین دن کے روزے رکھے۔ اس کیلئے سات سو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (ایضاً)

حدیث:۔ جس نے ۲۷ رجب کو روزہ رکھا اس کیلئے ساٹھ مہینوں کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے (ایضاً) (باقی حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

Marfat.com

شرط پنجم

اللہ تعالےٰ کا ذکر ہے۔ اور سب سے افضل ذکر لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہ ہے

نظم فارسی مع ترجمہ اردو۔

بر تخت وجود ہر کہ شاہنشاہ است

او را سوئے عالمِ حقیقت راہ است

یعنی:۔ جس شخص کا اپنے وجود پر قبضہ ہے۔ اس پر اس کی حکومت ہے اُسے شرعی اوامر پر چلاتا ہے اور منہیات سے روکتا ہے اس کے دل کو عالمِ حقیقت کی طرف راستہ ملتا ہے۔

حاشیہ از گذشتہ

جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر چھ روزے شوال کے بھی رکھے تو گویا اس نے تمام عمر کے روزے رکھے۔ (جنت کی کنجی از مولینا احمد سعید)

عرفہ کے دن (۹ ذوالحجہ) کا روزہ رکھنے سے ایک سال پہلے اور ایک سال آئندہ کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (ایضاً)

محرم کی دسویں کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔ (ایضاً)

آپ نے دسؔ محرم کا روزہ رکھا اور فرمایا اگر اگلے سال تک زندہ رہا تو نوؔ محرم کو بھی روزہ رکھوں گا۔ (مشکوٰۃ)

شعبان کے مہینے میں حضورؐ کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔ (جنت کی کنجی)

آپ نے حضرت ابوہریرہؓ کو جن تین باتوں کی وصیت فرمائی تھی ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھے۔ (ایضاً)

ہر ماہ کی تیرھویں، چودھویں، اور پندرھویں کے روزے ایام بیض کے روزے ہیں۔ ان کا ثواب ایسا ہے جیسے کسی نے تمام عمر روزے رکھے۔ (ایضاً)

(مترجم کا فائدہ ختم ہوا)

Marfat.com

ہر نورِ یقیں کہ در دل آگاہ است

دستش زِ بد و نیکِ جہاں کوتاہ است

یعنی ہر وہ شخص جس کا دِل نورِ یقیں سے آگاہ ہے۔ (اللہ تعالےٰ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب باتوں کو بلا چوں وچرا سمجھ آئیں یا نہ آئیں۔ سچا مانتا ہے) اس کے ہاتھ دنیا کے نیک وبد سے واسطہ نہیں رکھتے۔

زیں پیش کردم او بود ہزار اندیشہ

اکنوں ہمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ است

یعنی دل میں نورِ یقیں حاصل ہونے سے قبل میرے دل میں ہزاروں اندیشے تھے۔ مگر اب وہ یقین کی بدولت سب مٹ گئے ہیں۔ اور اب صرف دل میں ایک ہی خیال ہے۔ لا الٰہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) کا ہے۔

اے خواجہ ترا غمِ جمال و جاہ است

اندیشۂ باغ وراغ وخرمن گاہ است

یعنی (اس کے برعکس) اے دنیا دار! تجھے صرف دنیاوی چیزوں، جمال وجاہ، باغ و کھیت، چراگاہ اور غلے کا غم دامن گیر رہتا ہے۔ تیرا غم صرف دنیاوی مال واسباب تک محدود ہے تجھے آخرت کا خیال نہیں۔

ما سوختگانِ عالم تجرید یم۔ ما را غم لا الٰہ الا اللہ است

یعنی ہم دنیا سے دل برداشتوں کی حالت نرالی ہے۔ ہمیں ایک ہی غم وفکر لا الٰہ الا اللہ دامن گیر ہے کہ ہمارا رب تعالےٰ ہم سے راضی ہو جائے۔

(یاد رکھیں کہ) مرغِ فکر (متوجہ الی اللہ رہنے کی فکر) کے دو بال و پر ہونے چاہئیں۔ تاکہ پر کھولے اور پھر پرواز کرے۔ کیونکہ:

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ (فاطر آیت۔ ۱۰)

ترجمہ:۔ اس کی طرف سب نیک باتیں چڑھتی ہیں۔

ان مذکورہ دو پر وبال میں سے ایک پر "حضور" کا اور دوسرا "اخلاص" کا ہے۔

Marfat.com

اور یہ بات بھی جان لینی چاہیئے کہ "حضور" آگاہی کو کہتے ہیں۔ کہ بندہ جان لے کہ اللہ تعالےٰ "دانا و بینا و شنوا" (سب کچھ جاننے والا، سب کچھ دیکھنے اور سب سننے والا ہے) وہی بلند و پست کرنیوالا ہے۔

اور "اخلاص" یہ ہے کہ اپنے "کردار و گفتار" (اعمالِ صالح) کیوجہ سے دنیا کی طلب نہ کرے نہ جاہ و مال اور نہ کسی اور چیز (جس کا تعلق دنیا سے ہو) کی طلب کرے، اور نہ ہی ان اعمال کی بدولت آخرت کی نعمتوں، جنت، حور و قصور، نہروں، درختوں اور پھلوں کا طالب بنے۔[1]

ذکر کے درمیان کہتا رہے: "یا الٰہی! مقصودِ من توئی۔ از، تو ترا می خواہم" (یا اللہ تو ہی میرا مقصود ہے میں تجھ، سے تجھ ہی کو مانگتا ہوں)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہتا ہے اس کے منہ سے ایک سبز پرندہ نکلتا ہے۔ اس کے بال سفید ہوتے ہیں۔ اس کے سر پر سونے اور یاقوت کا تاج ہوتا ہے۔ وہ آسمانوں سے گذر کر عرش پر جاتا ہے اور وہاں شہد کی مکھی کی طرح بھنبھناہٹ کرتا ہے اسے حکم دیا جاتا ہے کہ خاموش رہ، وہ کہتا ہے کہ کیسے خاموش رہوں۔ جب تک کہ میرے پڑھنے

فائدہ از مترجم [1]۔ یعنی اپنے نیک اعمال کیوجہ سے جنت اور اس کی نعمتوں کا طالب بھی نہ بنے۔ کیونکہ اعمالِ صالح بار آور ہوں۔ اس کیلئے اللہ تعالےٰ کے فضل و رحمت کا بندہ محتاج ہے اور بغیر اس کی رحمت اور فضل کے نیک اعمال نجات کیلئے کافی نہیں۔ حقیقت میں نجات کا ذریعہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ جس کے مستحق ایماندار، اعمال صالحہ بجالانے والے ہیں۔

بقول حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے ہمیشہ نیک عملوں اور نیتوں کو تہمت زدہ جانیں اگرچہ وہ صبح کی سفیدی کی طرح روشن ہوں۔ (از مکتوب ۱۷۱۔ دفتر اول)۔

لہٰذا اپنے اعمال کے متعلق یہ خیال رکھنا چاہئے کہ کیا خبر کہ وہ قابلِ قبول ہیں یا نہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ سے محض اس کے فضل و کرم سے جنت مانگتے رہنا چاہیئے۔ اور دین و دنیا کی عافیت بھی طلب کرتے رہنا چاہیئے۔

گرچہ وصالش نہ بکوشش دہند ہر قدر اے دل کہ تو انی بکوش

Marfat.com

والے کو بخشش نہ دیا جاتے ۔ اللہ تعالےٰ اس پرندہ کو فرماتا ہے کہ میں نے
اس کلمہ پڑھنے والے کو بخش دیا۔ اب تو خاموش رہ اور اللہ تعالےٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ فرشتو! تم بھی
گواہ رہو کہ جس گناہگار کی اس پرندہ نے سفارش کی ہے۔ میں نے اس کی خطائیں مغفرت کے پانی
سے دھو دی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس پرندہ کو ستر زبانیں عطا فرماتا ہے تاکہ وہ اس لاالٰہ الا اللہ
پڑھنے والے کی بخشش مانگے ۔ جب قیامت کا دن آئے گا۔ جس پر ہمارا ایمان واعتقاد ہے اور
اسے برحق مانتے ہیں۔ اس دن وہ پرندہ آئے گا۔ اور کلمہ پڑھنے والے کا ہاتھ پکڑ کر اڑا کر بہشت میں
لے جائیگا۔ مگر یہ اس شخص کیلئے ہوگا۔ جس کا ہاتھ پکڑنے کی اللہ کی طرف سے اجازت ہوگی۔
چنانچہ تیر بادشاہ کے ترکش (تیردان) سے لینا چاہئے۔ اگر یہ نہ ہوسکے تو تیردان کو پکڑ لینا چاہئے،
(یعنی تعلق باللہ قائم کریں اور ذکر زیادہ کریں) اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ (الاحزاب، ۴۲)

ترجمہ :۔ اے ایمان والو! اللہ کو بہت یاد کرو۔

حدیث میں وارد ہے کہ (بندہ) ہر روز ہزاروں سانس لیتا ہے۔ اسے ہر سانس کے بارے
میں پوچھا جائے گا۔ کہ کس حال میں اندر لیا تھا اور کس حال میں اسے باہر نکالا تھا۔ رباعی

زہر نفس بقیامت شمار خواہد بود
گنہ مکن کہ گنہگار خوار خواہد بود
بسا سوار کہ فردا پیادہ خواہد شد
بسا پیادہ کہ فردا سوار خواہد شد

یعنی قیامت کے دن ہر سانس کے بارے میں حساب کتاب ہوگا کہ اسے غفلت میں
گذارا تھا یا متوجہ الی اللہ رہ کر فرائض عبودیت کی بجاآوری میں گذارا تھا۔ لہٰذا کوئی گناہ نہ کرو۔ قیامت
کے دن گناہ گار خوار و ذلیل ہوگا۔ اس دن بہت سے سوار (دنیا کے خوش حال لوگ) جو ذکرِ الٰہی سے
غافل تھے۔ پیادہ ہوں گے ان پر اللہ تعالےٰ ناراض ہوگا۔ اور بہت سے پیادے (جو کہ دنیا میں خوش
حال نہ تھے۔) اور ذکر الٰہی میں لگے رہتے تھے۔ وہ سوار ہوں گے۔ ان کو اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہوگی۔
لہٰذا بندے کو چاہیئے کہ ان سانسوں کی قضا کرے جو بے فائدہ گزر گئے ہیں۔

Marfat.com

یہ ایک راز ہے جب تک کوئی شخص بیعت نہ کرے اس کو بتایا نہیں جاسکتا ہے

سرّے کہ با تو دارم در نامہ چوں نویسم اسرار فاش گردد از کلکِ سر بریدہ

یعنی تجھے روبرو بتانے کیلئے میرے پاس ایک راز ہے۔ وہ خط میں کیسے لکھا جائے کیونکہ کلک (قلم کا نیزہ) کے سر پر قط دیتے ہوئے قلم کے لکھنے سے وہ راز ظاہر ہو جائے گا۔[1]

شرط ششم

"نگاہداشتِ خاطر" ہے اور اس کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ خاطرِ رحمانی۔

۲۔ خاطرِ ملکانی۔

۳۔ خاطرِ شیطانی۔

۴۔ اور خاطرِ نفسانی۔

خاطرِ رحمانی غفلت کیلئے تنبیہ ہے خاطرِ ملکانی میں طاعت کی ترغیب ہے خاطرِ شیطانی میں تزئینِ معصیت (نافرمانی کی زینت کرنا) ہے۔

اور خاطرِ نفسانی میں شہوت کا مطالبہ ہے نیز سلوک کی راہ پر چلنے والے کو چاہیئے کہ ذکر کرتے وقت جو خاطر (دل میں خیال) پیدا ہو۔ اس کی نفی کرے۔ اور اپنے ذکر کے کام میں لگا رہے، تاکہ اسے یہ بات روشن ہو جائے کہ وہ خاطر قبول کرنے کے لائق ہے یا رد کرنے کے قابل ہے۔ اگر اس کی تمیز نہ کر سکے تو کہے ؛ یا اللہ تو وہ جانتا ہے جو میں نہیں جانتا۔ اور میں جانتا ہوں کہ تو وہ جانتا ہے جس کی مجھے خبر نہیں، جو کہ تیری نظر میں بہتر ہے، وہ کرامت فرما۔

فائدہ از مترجم[1] : آپ ہی کا قول ہے کہ درویشوں کیلئے ہر سانس آخری سانس ہے۔

؎ غفلت از یادِ حق مکن اے جان ہر نفس را دمے تو آخر دان

میری جان اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت نہ کرو

ہر سانس کو آخری سانس سمجھو۔ (فائدہ ختم)

Marfat.com

یہ دُعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اِجْتِنَابَہٗ لَا تَکِلْنَا اِلٰی اَنْفُسِنَا طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَّلَا اَقَلَّ مِنْ ذٰلِکَ وَکُنْ لَنَا وَالِیًا وَّحَافِظًا وَّنَاصِرًا وَّعَوْنًا وَّمُعِیْنًا وَّعَلٰی کُلِّ خَیْرٍ دَلِیْلًا وَّمُلَقِّنًا وَّمُؤَیِّدًا، رَبَّنَا اٰتِنَا وَمَنْ حَضَرَنَا وَمَنْ غَابَ عَنَّا وَکُلَّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَاتٍ فِی الدَّارَیْنِ حَسَنَۃً یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

ترجمہ۔ یا اللہ! ہمیں حق کو حق ہی دکھا۔ اور ہمیں اس کی پیروی کی توفیق عطا فرما۔ اور ہمیں باطل (جھوٹ) کو باطل ہی دکھا۔ اور ہمیں اس سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ہمارے نفس کے حوالے آنکھ جھپکنے یا اس سے کم جتنا نہ کر۔ اور ہمارا والی، نگہبان، مددگار اعانت کرنیوالا، اور معین بن جا۔ اور ہر بھلائی میں رہنمائی کرنیوالا، تلقین کرنیوالا اور تائید کرنیوالا بن جا۔ یا ہمارے رب ہمیں اور ان کو جو ہمارے پاس موجود ہیں اور وہ جو ہمارے پاس سے غائب ہیں اور ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت کو دونوں جہانوں میں بھلائی عطا فرما۔ کشادہ مغفرت والے اور سب سے زیادہ رحم کرنیوالے، (آمین)

شرط ہفتم :-

اللہ تعالےٰ کے حکموں پر راضی رہنا چاہئے۔ اور توکل و تفویض (اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرنا اور اپنے کام اس کو سونپ دینا) اسی باب میں سے ہے اور ظاہر و پوشیدہ اور سختی و خوشحالی اور سب احوال میں خوف و رجا (خوف و امید) کے درمیان رہے۔ ہر حال میں اللہ تعالےٰ کی کریمی، رحیمی، غفوری و ستاری پر نظر کرے۔ تاکہ رجا (امید) کو تقویت ملے۔ اور جب اس کی قہاری اور شدید العقابی (سخت عذاب دینے) پر نظر کرے تو خوف کو تقویت حاصل ہو۔

جب اس کی توفیق پر نظر کرے تو بندے کو رجا (امید) پیدا ہو کیونکہ جب (اللہ تعالےٰ نے) اسے چاہا ہے تو (اسے نیک اعمال بجالانے کی) توفیق دی۔ اگر وہ نہ چاہتا تو، توفیق عطا نہ فرماتا۔ توفیق عزیز ست بہر کس ندہند دیں گو ہر نا سفتہ بہر خس ندہند

یعنی اللہ تعالیٰ کے ذکر و عبادت کی توفیق بہت پیاری چیز ہے۔ وہ ہر ایک کو نہیں دیتے۔ وہ تو گوہر ناسفتہ (بہت قیمتی موتی) ہے جو ہر خسیس کو نہیں دیتے۔

نیز بندہ جب اپنی تقصیروں پر نظر کرے تو اس کے دل میں خوف پیدا ہوگا

قطعہ ؎ بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش۔

عذر بدرگاہِ خدا آورد

ورنہ سزاوارِ خداوندیش،

کس نتواند کہ بجا آورد

یعنی، بندہ وہ بھلا ہے، جو اپنی تقصیروں کا عذر اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں پیش کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قبولیت کے لائق کسی سے اس کی عبادت و فرمانبرداری نہیں ہوسکتی۔

نیز بندے کی بھلائی دنیا میں اس بات میں ہے کہ "خوف و رجا کے درمیان رہے۔ اور سب احوال میں، اگرچہ اللہ تعالیٰ کی طاعت ہی ہو، اس سے بے خوف نہ رہے، (کیا خبر طاعت قابلِ قبول ہے یا نہیں)

اگر کوئی گناہ ہو جائے تو اس کے ڈر سے ناامید نہ ہو (بلکہ اس کا تدارک کرے، اور فوراً توبہ و استغفار کرے)

بیت ؎ ایمن مباش خواجہ و نومید ہم مشو اسلام درمیانۂ خوف و رجا بود

یعنی، اے خواجہ! تو بے خوف نہ رہ اور ناامید بھی نہ ہو۔ کیونکہ "اسلام" تو خوف و رجا کے درمیان ہے۔

شرط ہشتم

نیکوں کی صحبت اختیار کرنی ہے اور مفسدوں کی صحبت سے دور رہنا ہے کمزوروں (عورتوں) کو حجاب (پردہ) میں رہنا چاہئے، تاکہ ان کی نظر نامحرم پر نہ پڑے۔ اور نہ ہی نامحرم کی نظران پر پڑے۔ عزیزانِ علی کا کلام یہ ہے۔

رباعی۔ باہر کہ نشستی و نشد جمع دلت

وز تو نرہید زحمت آب و گلت

Marfat.com

از صحبتِ او اگر تیرا نکنی

ہرگز نکند روحِ عزیزاں بجلت

یعنی تو جس شخص کے ساتھ بیٹھے اور اس کی صحبت سے اگر تجھے دل کا سکون اور اطمینان حاصل نہ ہو، اور تجھ سے "آب دگل" (بری خصلتیں) نہ چھوٹیں، تو اگر تو ایسی صحبت کو نہ چھوڑے گا، تو عزیزانِ علی کی روح تیری یہ غلطی معاف نہ کریگی۔

شرط نہم ۹

بیداری (جاگنا) ہے۔ اس کے بہت فائدے ہیں۔

اول، تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ۔ اپنے آپکو اخلاق اللہ کا تخلق بناؤ۔ اللہ کا ایک وصف ہے

لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ (البقرہ - آیت ۲۵۵)

ترجمہ :۔ نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے اور نہ نیند۔

فردے گفتم بچہ خدمت بوصالت برسم گفتا کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ

یعنی میں نے عرض کی (یا اللہ) میں کس خدمت سے تیرے قریب کے درجے کو پا سکتا ہوں۔ تو فرمایا کہ اپنے آپکو "اخلاق اللہ" سے متصف کرو۔

رات اللہ تعالےٰ سے محبت کرنیوالوں کا خلوت خانہ ہے کہ اس بے نیاز سے، اللہ کے بندے غیر دل کی تشویش کے بغیر، راز و نیاز پیش کرتے ہیں۔

رباعی۔ از صبح وجود بے خبر بود عدم

آنجا کہ من و عشق تو بودیم بہم

در روز اگر کسے نیابم محرم

شب ہست و غمت ہست مرا ایں چہ غم

یعنی عدم میں جس جگہ میں اور تیرا عشق اکھٹے تھے وہاں صبح ہونے کی کوئی خبر نہ تھی۔ اب اگر صبح ہوگئی ہے اور کوئی محرم نہیں ملتا تو اس بات کا مجھے کوئی غم نہیں کیونکہ میرے سامنے گزشتہ رات آنیوالی رات کا خیال اور تیرا غم موجود ہے۔

Marfat.com

اس راہ کے سالکوں کو ہر دولت وسعادت جو ملی ہے وہ شب بیداری (رات کو عبادت کیلئے جاگنے) سے ملی ہے۔ فرد۔

دولتِ شب گیر خواہی خیز وشب را زندہ دار

خفتہ نابینا بود دولت بہ بیداراں رسد

یعنی اگر تو رات کو جاگ کر عبادت گزاروں کی دولت اللہ تعالٰے کے فضل وکرم اور اس کے انعامات حاصل کرنا چاہتا ہے تو رات کو جاگ کر عبادت کر۔

کیونکہ غافل سونیوالا اندھا ہے اور یہ دولت (عبادت کیلئے) رات کو جاگنے والوں کو ملتی ہے۔

شرط دہم ۱۰

لقمہ کی حفاظت ہے۔ لقمہ حلال وپاک ہونا چاہیئے۔ سب فرائض میں سے ایک فریضہ یہ بھی ہے اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے۔

یٰاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلاً طَیِّبًا۔

(البقرہ۔ آیت۔ ۱۶۸)

ترجمہ:۔ اے لوگوں ان چیزوں سے کھاؤ جو زمین میں حلال وپاکیزہ ہیں۔

اور حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: عبادت کے دس جزو ہیں نو جزو حلال روزی طلب کرنے میں ہیں، باقی ساری عبادت ایک جزو ہے۔

اور حلال وہ ہے جس کو حاصل کرتے وقت اللہ تعالٰے کا گنہ گار نہ بنے اور پاک وہ ہے جس کا کھانا اس نیت سے ہو کہ طاعت کیلئے طاقت حاصل ہو۔ جب روزی حلال و پاک حاصل ہو تو اس میں اسراف نہ کرے۔ شعر

گرچہ خدا گفت کُلُوْا وَاشْرَبُوْا　　　از پئے آں گفت وَلَا تُسْرِفُوْا (الاعراف۔ ۳۱)

یعنی اگرچہ اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے کہ "کھاؤ اور پیو" مگر اس کے بعد یہ بھی فرمایا ہے کہ "اسراف نہ کرو"۔ اور جب کھانا کھائیں تو اللہ تعالٰے کے ذکر کے ساتھ۔ اور غفلت سے کھانا ایسا ہے جیسا کہ بغیر بسم اللہ پڑھے ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت کھانا منع ہے۔

Marfat.com

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ (الانعام آیت۔۱۲۱)

ترجمہ: اور جس چیز پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اس میں سے نہ کھاؤ

ظاہراً آیت کا تقاضا یہ بھی رہے کہ جب کھاؤ تو غافلوں کے ساتھ مل کر نہ کھاؤ۔

قطعہ منشیں با بداں کہ صحبتِ بد گرچہ پاکی ترا پلید کند

آفتابے بداں بزرگی را ذرۂ ابر ناپدید کند

یعنی بدوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ اگر تو پاک بھی ہوگا تو وہ تجھے پلید کردیں گے آپ دیکھتے ہیں کہ بادل کا ذرہ سا ٹکڑا سورج کو، اتنا بڑا ہونے کے باوجود چھپا دیتا ہے۔

فرد گوہر از ناقصانِ رہ مطلب زاں کہ ایں مایہ کاملے دارد

یعنی سلوک اور تصوف کے جواہر اس راہ پر چلنے والے ناقصوں سے نہ مانگو۔ یہ جواہر، کامل پابند شریعت بزرگوں کو حاصل ہیں۔ ناقصوں کو چھوڑ کر ان کی خدمت میں رہ کر سلوک حاصل کرو۔

نیز چاہیے کہ کھانا پکانے والا کھانا پکاتے وقت باطہارت (وضو کے ساتھ) ہو اور ذکر کرنے والا ہو۔ تاکہ خوراک غفلت اور تاریکی کا سبب نہ بنے۔

حضرت خواجہ خضر صلوٰت اللہ علیہ وسلامہ، خواجہ خواجگان حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس اللہ تعالےٰ روحہ کے پاس تشریف لائے تو کھانا لایا گیا۔ حضرت خواجہ خضر صلوٰت اللہ علیہ وسلامہ نے نہ کھایا اور فرمایا کہ جس شخص نے خمیر تیار کیا ہے وہ بے طہارت تھا۔ لہٰذا ایسا لقمہ میرے حلق کے لائق نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اور ہمارے ساتھ سب محبت کرنیوالوں کو حلال و پاک روزی عطا فرمائے۔

آمین یارب العٰلمین

وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

تَمَّتْ بِالْخَیْر

Marfat.com

تتمہ (اختتامِ رسالہ) محبوب العارفین واصلین مقاماتِ بلند

احوال حضرت خواجہ عزیزانِ علی رامیتنی خواجہ خواجگان نقشبند قدس سرہ

حضرت عزیزانِ علی رامیتنی قدس سرہ حضرت خواجہ محمود رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے دوسرے خلیفہ ہیں اور خواجگان قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم کے سلسلہ میں ان کا لقب عزیزاں ہے بیان کیا ہے کہ جب حضرت خواجہ قدس سرہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو خلافت کا کام حضرت عزیزانِ علی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے کر دیا اور تمام اصحاب کو ان کے سپرد کر دیا حضرات خلفاء و اصحاب خواجہ محمود رح کا سلسلہ نسبت حضرت خواجہ بہاؤ الدین قدس سرہ تک دو واسطوں سے پہنچتا ہے عزیزانِ علی رامیتنی کے بلند مقامات اور عجیب کرامات بہت ہیں۔ آپ کپڑا بننے کا کام کرتے تھے۔

حضرت مخدومی یعنی مولوی جامی رحمۃ اللہ علیہ کتاب "نفحات الانس"[1] میں لکھا ہے کہ اس فقیر نے بعض بزرگوں سے اس طرح سنا ہے کہ جو حضرت مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ نے اپنی غزل میں فرمایا ہے ان کا اشارہ حضرت عزیزانِ علیؒ کی طرف ہے۔ فرد

گر نہ علمِ حال فوقِ قال بودے کی شدے ‏ ‏ بندہ اعیان بخارا خواجہ نساج را

یعنی اگر قول سے بلند حال یعنی کیفیت و عمل کو نہ جانتا تو کس طرح بخارا کے شرفاء میں سے خواجہ نساج (بننے والا) یعنی عزیزانِ علی برگزیدہ بندہ خدا ہوتا۔

آپ کی جائے پیدائش رامیتن میں ہے۔ جو کہ بخارا کے ملک میں ایک بڑا قصبہ ہے اس کا رقبہ چھ میل اور دس حصوں پر مشتمل ہے اور آپکی قبر مبارک خوارزم میں معروف و مشہور مزار و متبرک (زیارت کی جاتی ہے اور برکت حاصل کیجاتی ہے) ہے اور آپکے نفیس انفاس کی برکات سے پر ہے، یہ چند باتیں سولہ رشحہ (جسم سے پسینہ کا ٹپکنا۔ مراد نتیجہ فکر۔ نصیحت ارشاد) کی صورت میں تحریر کیجاتی ہیں۔

---

[1] نفحات الانس صفحہ ۲۹۲۔

رشحہ اولؑ :۔

حضرت شیخ رکن الدین علاؤالدولہ سمنانی قدس اللہ تعالےٰ روحہٗ آپ کے ہمعصر گزرے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان خط و کتابت ہوتی تھی۔ کہتے ہیں کہ حضرت شیخ رکن الدین نے ایک درویش کو آپکی خدمت میں بھیجا اور تین مسئلے (سوال) بھیجے اور ہر ایک کا جواب سُنا۔

مسئلہ اولؑ :۔ یہ کہ ہم اور آپ آنے جانے والوں کی خدمت کرتے ہیں۔ آپ دستر خوان یعنی کھانے میں تکلف نہیں کرتے ہیں اور ہم تکلف کرتے ہیں۔ اس کے باوجود لوگ آپکے پاس آنے کی آرزو رکھتے ہیں اور ہم سے شاکی ہیں اس کا سبب کیا ہے؟

آپ (حضرت علی عزیزاں قدس سرہ) نے جواب میں فرمایا کہ خدمت کرنے والے احسان جتانے والے بہت ہیں۔ اور خدمت کرنیوالے احسان مند ہونے والے کم ہیں۔ کوشش کریں کہ خدمت کرنے والے احسانمند ہونے والوں میں سے ہو جائیں تاکہ کسی کو آپ سے گلہ و شکایت نہ ہو۔

مسئلہ دومؑ :۔ یہ بھی میں نے سنا ہے کہ آپکی تربیت حضرت خضر علیہ السلام نے فرمائی ہے اس کی کیا حقیقت ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا کہ حق سبحانہٗ تعالےٰ کے جو بندے اللہ تعالےٰ کے عاشق ہوتے ہیں حضرت خضر علیہ السلام بھی ان کے عاشق ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ سومؑ :۔ یہ کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ ذکر جہر کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ ہم نے بھی سُنا ہے کہ آپ ذکر خفی کرتے ہیں پس آپ کا ذکر بھی جہری ہوا اس لئے کہ مسموع ہوا۔

رشحہ دوم :۔ مولانا سیف الدین ؒ فصہ اس زمانے کے بزرگ علماؒ میں سے تھے۔ آپ نے حضرت عزیزاں سے سوال کیا کہ آپ علانیہ ذکر کس نیت سے کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ "متفقہ علماؒ کی رائے کیمطابق آخر وقت (فوت ہوتے وقت) میں ذکر یعنی کلمہ توحید کو آواز سے کہنا اور تلقین کرنا چاہئے بموجب حدیث کے حکم کے :

"لقنوا موتاکم بشہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ" (اپنے مردوں یعنی قریب المرگ لوگوں کو یہ گواہی سکھاؤ کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ہے)

Marfat.com

اور درویشوں کیلئے، ہر سانس آخری سانس ہے۔

رشحہ سوم ۳ :-

شیخ بدر الدین میرانی جو کہ شیخ حسن بلغاری کے بزرگ اصحاب میں سے تھے اور انہوں نے عزیزاں علی رامتینی قدس سرہ کی صحبت حاصل کی تھی۔ انہوں نے آپ سے پوچھا کہ ذکر کثیر جس کیلئے ہمیں حق تعالے نے حکم فرمایا ہے کہ جیسا کہ حق سبحانہ، نے فرمایا کہ ،

واذکروا اللہ ذکرا کثیرا (الجمعہ ۔ ۱۰) اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو

یہ ذکر زبان سے ہے یا دل سے۔ حضرت عزیزاں نے فرمایا کہ مبتدی کیلئے زبان سے ذکر ہے۔ اور منتہی کیلئے دل سے ذکر ہونا چاہیئے۔ مبتدی ہمیشہ ذکر کو تکلیف اٹھا کر کرتا ہے اور اس کیلئے جان لگاتا ہے۔ منتہی کو جب ذکر دل میں رچ بس جاتا ہے تو اس کے تمام اعضا جوارح۔ بدن کی رگیں اور جوڑ جوڑ ذکر کرنے لگتے ہیں۔ اور اس وقت سالک کثرت سے ذکر کرنے والا حقیقتا ہو جاتا ہے۔ اس حال میں اس کا ایک دن کا کام یعنی ذکر دوسروں کے مقابلے میں ایک سال کے ذکر کے برابر ہوتا ہے۔

رشحہ چہارم ۴

آپ نے فرمایا کہ یہ بات کہ حق سبحانہ، تعالے دن و رات میں تین سو ساٹھ دفعہ مومن کے دل پر رحمت کی نظر کرتا ہے اسکے معنی یہ ہیں کہ دل "تین سو ساٹھ روزنیہ" رکھتا ہے جب دل ذکر سے متاثر ہوتا ہے۔ تو اس کے ساتھ تمام اعضا، اور دل سے متصل رگیں، تین سو ساٹھ دفعہ حرکت کرتی ہیں۔ اور اس طرح اس مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے کہ حق تعالے کا خاص "منظورِ نظر" ہو جاتا ہے اور اس اطاعت یعنی بندگی کے نور سے ہر عضو کو فیض (جس سے مراد رحمت کی نظر ہے) دل کو پہنچتا ہے۔

رشحہ پنجم ۵

لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ ایمان کیا ہے ؟ آپ نے جواب میں فرمایا کہ

۱۔ نفحات الانس صفحہ ۲۶۳

Marfat.com

ایمان "کندن و پیوستن" یعنی غیر اللہ سے دل کو توڑنا اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ اس کو جوڑنا ہے۔
یہ جواب آپنے اپنی صنعت کپڑا بننے کیمطابق فرمایا جس طرح دھاگوں کی جوڑ توڑ سے کپڑا تیار کیا جاتا ہے[۵]

رشحہ ششم[۶]

آپ سے دریافت کیا گیا کہ مسبوق (جس شخص کو کسی فرض نماز کی ایک یا کئی رکعتیں نہ ملی ہوں) اس مسبوقانہ کی قضا کس طرح کرے۔ آپ نے فرمایا کہ "پیش از صبح" یعنی چاہیئے کہ ہر نماز کیلئے اس کے وقت سے پہلے ہی (کام کاج چھوڑ کر) اٹھ کھڑا ہو، تاکہ نماز (کی جماعت) قضا ہونے نہ پائے[۶]

رشحہ ہفتم[۷]

آپ نے فرمایا ہے کہ آیت کریمہ "توبوا الی اللہ" (التحریم۔ آیۃ ۸) (خدا کے آگے توبہ کرو) میں اشارہ بھی ہے اور بشارت (خوشخبری) بھی ہے۔ اشارہ توبہ کرنے کی طرف اور بشارت اس کے قبول ہونے کیلئے ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ قبول نہ فرماتا تو توبہ کرنے کا حکم نہ فرماتا یہ حکم کرنا قبولیت کی۔ دلیل یا ثبوت ہے بشرطیکہ اپنے قصور کا اعتراف و احساس ہو۔

رشحہ ہشتم[۸]

آپ نے فرمایا کہ عمل (نیک) کرنا چاہیئے اور اس عمل کو نہ کیا ہوا خیال کرنا چاہیئے۔ اپنے آپکو قصوروار سمجھنا چاہیئے۔ اور از سرِ نو عمل کرنا چاہیئے۔

رشحہ نہم[۹]

آپ نے فرمایا ہے کہ دو وقتوں پر اپنے اوپر خوب نگاہ رکھنی چاہیئے (۱) بات کرتے وقت (کہ فضول وغیرہ نہ ہو) (۲) کچھ کھاتے وقت (حلال و پاک ہو)

رشحہ دہم[۱۰]

آپ نے فرمایا کہ ایک روز حضرت خضر علیہ السلام، حضرت خواجہ عبدالخالق قدس سرہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت خواجہ صاحبؒ دو جو کی روٹیاں گھر سے لائے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے ان

---

[۵] تا [۱۰] نفحات الانس صفحہ ۳۶۳

کو نہ کھایا۔ حضرت خواجہ صاحبؒ نے فرمایا کہ آپ کھائیے اس لئے کہ یہ حلال کا لقمہ ہے تیقمر حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایسا ہی ہے لیکن اس کا خمیر کرنے والا بے طہارت (بے وضو) تھا اس لئے اس کا کھانا میرے لئے جائز نہیں ہے۔

رشحہ یازدہم[11]

آپ نے فرمایا کہ جو شخص مسند رشد و ہدایت پر بیٹھا ہو اور لوگوں کو خدا تعالےٰ کی طرف دعوت دیتا ہو، تو اس کو چاہئے کہ جانوروں کو پالنے والے مرد کی طرح ہو کہ وہ ہر پرندہ کی خوراک کو جانتا ہے اور ہر پرندے کو اس کی خوراک اس کی ضرورت کے مطابق دیتا ہے۔ مرشد کو بھی چاہئے کہ صادقوں اور طالبوں کی تربیت ان کی قابلیتوں اور استعدادوں کے فرق کے مطابق کرے۔

رشحہ دوازدہم[12]

آپ نے فرمایا کہ اگر تمام روئے زمین میں حضرت خواجہ عبدالخالق قدس سرہ کا ایک بھی فرزند موجود ہوتا تو حضرت منصورؒ ہرگز سولی پر نہ چڑھتا یعنی اگر حضرت خواجہ صاحب کے فرزندان معنوی میں سے کوئی بھی زندہ ہوتا تو حضرت حسین منصورؒ کی تربیت کر کے اس کے اس مقام سے گذروا دیتا۔[1]

رشحہ سیزدہم[13]

آپ نے فرمایا ہے کہ راہ طریقت پر چلنے والوں کو ریاضت و مجاہدہ (محنت و کوشش) بہت کرنی چاہئے تاکہ کسی بلند مقام و مرتبہ تک پہنچ جائیں۔

لیکن ان سب سے ایک راستہ نزدیک تر ہے جس کے ذریعے زیادہ جلدی طالب مقصود تک پہنچ سکتا ہے اور وہ راستہ یہ ہے کہ طریقت کے راستے پر چلنے والے اس بارہ میں کوشش کریں کہ خوش خلقی و خدمت کے ذریعے صاحب دل یعنی اللہ والے مرشد کے دل میں اپنے لئے جگہ پیدا کریں۔
اس لئے کہ اس گروہ کے حضرات کا دل حق تعالےٰ کی نظر کرم کے وارد ہونے کی جگہ ہے اور ان کو بھی اس نظر حق تعالےٰ سے حصہ پہنچے گا۔

---

[1] نفحات الانس صـ ۲۶۳

Marfat.com

رشحہ چہاردہم[۱۴]:۔

آپ نے فرمایا ہے کہ اس زبان سے دعا کریں۔ جس زبان نے گناہ نہ کیا ہو۔ تاکہ قبولیت حاصل ہو یعنی خدا کے دوستوں کے روبرو انکساری و نیاز مندی کریں تاکہ وہ تمہارے لیے دعا کریں۔ اور ان کے گناہ نہ کرنے کی وجہ سے وہ دعا قبول ہو۔

رشحہ پانزدہم[۱۵]:۔

ایک دن کسی شخص نے حضرت عزیزاں علی قدس سرہ کے روبرو یہ مصرعہ پڑھا

مصرعہ عاشقاں در دمی دو عید کنند" (عاشق لوگ ایک دم یا سانس میں دو عیدیں کرتے ہیں) آپ نے فرمایا کہ بلکہ وہ تین عیدیں (خوشیاں) کرتے ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا کہ حضرت اس معنیٰ کی تشریح فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ بندہ کا ایک دفعہ یاد کرنا، خداوند تعالیٰ کو دو دفعہ یاد کرنے کے درمیان ہے۔ اول اللہ تعالیٰ بندہ کو توفیق دیتا ہے کہ وہ اس کو یاد کرے۔ تو جب وہ یاد کرتا ہے تو وہ اس یاد کو قبولیت سے مشرف فرماتا ہے پس توفیق[۱]، و قبول[۲] اور یاد کیا[۳] تین عیدیں ہوئیں۔

رشحہ شانزدہم[۱۶]:۔

حضرت شیخ فخر الدین نوری رحمۃ اللہ علیہ اس زمانے کے بزرگ حضرات میں سے تھے، انہوں نے ایکدن حضرت عزیزاں علی قدس سرہ سے دریافت کیا۔ کہ روز اول جبکہ اللہ تعالیٰ نے سوال "الست بربکم" (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) کیا تو سب روحوں نے جواب دیا ہاں ہے" اور قیامت کے دن حق تعالیٰ جبکہ "لمن الملک الیوم" (سورہ المومن۔ آیۃ ۱۶) (آج بادشاہی کس کی ہے) فرمائے گا تو کوئی شخص بھی جواب نہیں دیگا اس کی کیا وجہ ہے۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ "روز اول" (بندوں پر) شرعی احکام کی بجا آوری کی تکلیف اٹھانے کا دن تھا اور شرع میں "الست بربکم (سورۂ اعراف ۱۷۲) کے جواب میں بولنا ضروری تھا۔ مگر "روز ابد" شرعی تکالیف کے اٹھا دینے کا دن ہے۔ اور عالم حقیقت کی ابتدا ہے اور حقیقت کے بارے میں بولا نہیں جاتا بیشک اس دن حق سبحانہ (لمن الملک الیوم) کا خود ہی جواب دیں گے۔ کہ "للہ الواحد القہار" (سورۃ المومن ۔۔ ۱۶) (اللہ کی جو واحد اور قہار ہے)

Marfat.com

ان جملہ اشعار میں سے جو حضرت عزیزاں رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہیں ایک قطعہ اور چار رباعیاں تحریر کیجاتی ہیں۔

قطعہ

نفس مرغ سفیدؔ در درون است	نگہدارش کہ خوش مرغیست دم ساز
زمانش بند مگسل تا نپرد	کہ نتوانی گرفتن بعد پرواز

ترجمہ:۔ (نفس جسم وروح کے اندر قید ایک پرندہ ہے اس کی حفاظت کر کہ وہ عمدہ اور ہمدرد پرندہ ہے۔ زندگی کے زمانے میں اس کے بند نہ توڑ کہ وہ اڑ نہ جائے اس لیے کہ پرواز کے بعد تو اس کو پکڑ نہیں سکتا ہے۔ یعنی نفس کی حفاظت برائیوں سے کر۔

رباعیات

با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت	وز تو نہ رہید زحمت آب وگلت
۲ (زنہار ز صحبتش گریزاں می باش	ورنہ نہ کند روح عزیزاں بحلت)
از صحبت وے گر تبرا نہ کنی	ہرگز نہ کند روحِ عزیزاں بحلت

(یعنی اگر تو جس شخص کے ساتھ بیٹھے اور اس کی صحبت سے تجھے دل کا سکون حاصل نہ ہو اور تجھ سے "آب وگل" (بری صحبتیں) دور نہ ہوں اگر تو اس کی صحبت سے بیزار ہو کر اس سے علیحدہ نہ ہو جائے گا۔ تو علی عزیزاں کی روح ہرگز تجھے معاف نہیں کریگی۔

(۱) بیچارہ دلم کہ عاشق روئے تو بود	تا وقت صبوح دوش در کوئے تو بود
چوگان سرزلف تو از حال بحال،	می بردش وہمچناں یکی گوی تو بود

(میرا بے چارہ دل تیرے چہرہ کا عاشق تھا اور کل صبح تک تیرے کوچہ میں تھا تیری زلف کے سرے کا بلا اس کو ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف لیجاتا تھا اور اس طرح میرا دل تیرے قبضہ میں ایک گیند کی مانند تھا۔ یعنی میرا دل عشق الہٰی میں اس قدر مدہوش تھا کہ اس

عل مندرجہ ذیل کتاب میں "سفید" کی جگہ "مقید" لکھا ہے جو درست معلوم ہوتا ہے۔

(۲) یہ شعر اسی طرح ڈاکٹر آفتاب احمد خان کی کتاب "خاندان نقشبندیہ کی علمی خدمات" کے صفحہ ۱۲۲ پر تحریر ہے

Marfat.com

کو مختلف کیفیات و حالات حاصل ہوتے تھے۔

(۳) چوں ذکر بدل رسد دلت درد کند   آں ذکر بود کہ مرد را فرد کند
ہر چند کہ خاصیتِ آتش دارد   لیکن دو جہاں بر دل تو سرد کند

ترجمہ:-

جب ذکر الٰہی دل پر پہنچتا ہے تو تیرے دل میں درد یعنی اثر پیدا کرتا ہے۔ وہ ذکر ہی ہے جو مرد کو تنہا کرتا ہے یعنی انکساری و عاجزی پہ مائل کرتا ہے۔ باوجودیکہ ذکر آگ کی خاصیت رکھتا ہے لیکن تیرے دل پر دونوں جہاں کی گرمی کو سرد کر دیتا ہے یعنی ذکر کے اثر اور اللہ کے فضل سے دونوں جہانوں کی کامیابی حاصل ہونے کی امید ہے)

(۴) خواہی کہ بحق رسی بیا رام اے تن   واندر طلب دوست بیازار اے تن
خواہی مدد از روح عزیزاں یابی   پا از سر خود ساز و بیا را میتن

ترجمہ:-

اگر تو چاہتا ہے کہ حق یعنی خدا تک پہنچ جائے تو آ اور اپنے بدن کو تابعدار کر یعنی شرعی عبادات میں مشغول ہو دوست کی طلب اور عشق میں بدن کو بے تاب رکھ یعنی کوشش کرتا رہ اگر تو عزیزاں کی روح سے مدد چاہتا ہے تو سر کے بل را میتن میں آجا)

تمت بالخیر

Marfat.com

کتابیات

نمبر شمار	نام کتاب	نام مولف و مترجم	مقام و سال اشاعت
۱	رشحات	علی بن حسین الواعظ کاشفی	
۲	نفحات الانس (فارسی)	مولانا مولوی عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ	اسلامیہ اسٹیم پریس لاہور ۱۹۲۷ء ۱۳۴۵ھ
۳	حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ	مولانا سید زوار حسین شاہ قدس سرہ	ادارہ مجددیہ کراچی ۱۹۷۵ء ۱۳۹۵ھ
۴	حضرات القدس دفتر اول	علامہ بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ از حضرت محمد اشرف نقشبندی مجددی۔	مکتبہ نعمانیہ سیالکوٹ ۱۹۸۰ء ۱۴۰۱ھ
۵	معمولاتِ مظہریہ	حضرت مولوی نعیم اللہ بہرائچی	مطبع نظامی کانپور ۱۲۸۲ھ
۶	جواہر علویہ یعنی تذکرہ خواجگان نقشبندیہ۔ اردو ترجمہ	حضرت مولانا محمد رؤف احمد قدس سرہ نقشبندی مجددی و خلیفہ اعظم حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ۔	ملک معین الدین خلف رشید ملک فضل الدین مالک اللہ والے کی قومی دکان۔ لاہور

Marfat.com

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب مدظلہ العالی کی تصانیف

نمبر شمار	کتاب کا نام	نمبر شمار	کتاب کا نام	نمبر شمار	کتاب کا نام
۱	سید حسن غزنوی	۲۲	اثبات النبوۃ	۴۳	مکتوباتِ امام ربانی رح (تین دفتر)
۲	فارسی پر اردو کا اثر	۲۳	رسالہ تہلیلیہ	۴۴	خانقاہ مظہریہ (مکتوبات)
۳	تاریخ بہرام شاہ غزنوی (انگریزی میں)	۲۴	مکاشفاتِ عینیہ	۴۵	مکتوباتِ معصومیہ رح (تین دفتر)
۴	حالی کا ذہنی ارتقاء	۲۵	فضائل صحابہ رض	۴۶	اردو میں دینی ادب
۵	علمی نقوش	۲۶	حضرت مجدد الف ثانی تحقیقی جائزہ	۴۷	اقبال اور قرآن
۶	فارسی کے قدیم شعراء	۲۷	تاریخ اسلاف	۴۸	معارفِ اقبال
۷	رسائل مشاہیر نقشبندیہ رح	۲۸	ثقافتی اردو	۴۹	سبیل الرشاد
۸	ملفوظات صوفیہ	۲۹	ضیاء القرأت	۵۰	ندائے سحر
۹	ارشادِ رحیمیہ	۳۰	انتخابِ مکتوبات امام ربانی رح	۵۱	اردو میں قرآن و حدیث کے محاورات
۱۰	ہدایت الطالبین	۳۱	سوانح امیر کلال رح	۵۲	سراجِ منیر
۱۱	تحفۂ زواریہ	۳۲	سعید البیان	۵۳	مولانا عبید اللہ سندھی کی سرگذشتِ کابل
۱۲	وسیلۃ القبول (دو حصے)	۳۳	مسائل اربعین	۵۴	ترجمہ حضرات القدس
۱۳	ادبی جائزے	۳۴	گلشن وحدت	۵۵	خزینۃ المعارف حضرت عبید اللہ سرہندی
۱۴	تحریر و تقریر	۳۵	مکتوبات سیفیہ رح	۵۶	ترجمہ زبدۃ المقامات
۱۵	متین برہان پوری کے مرثیے	۳۶	مجمع البحرین	۵۷	مطالب القرآن
۱۶	سندھی اردو لغت	۳۷	قرآنی عربی	۵۸	ہمہ قرآن در شانِ محمد
۱۷	اردو سندھی لغت	۳۸	برصغیر میں فارسی ادب (انگریزی)	۵۹	وقائع تاریخی
۱۸	تفسیر مولانا عبید اللہ سندھی (آخری پارہ)	۳۹	تحقیقی جائزے	۶۰	چند فارسی شعراء
۱۹	ترجمہ قرآن پاک از مخدوم نوح ۔ (پہلا پارہ)	۴۰	وصال احمدی رح		
۲۰	دیوانِ روشن ۔	۴۱	رسالۂ سلوک		
۲۱	دیوانِ عظیم ٹتوی ۔	۴۲	جامع القواعد (حصہ نحو)		

ترجمہ انفاسِ رحیمیہ

Marfat.com